الہدائت

کے

مقاصد وضوابط

مقاصد

(۱) پرچہ ہذا کو بجز مذہبی اور قومی یادگاری واقعات کے پولٹیکل امور سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ مقاصد حسب ذیل ہیں۔

(۲) مسلمانوں کو مسائل اور دیگر مذاہب آریہ وغیرہ کی مخالفت مذہبی سے آگاہ کرنا۔

(۳) اسلام کی برکات اور خوبیوں کا اظہار کرنا اور اُسکی تعلیم اور اشاعت کی طرف توجہ دلانا۔

(۴) مشاہیر کی سوانح عمریاں اور واقعات اور اس کے متعلق اُنکی رایوں کا اظہار کرنا۔

(۵) علمی و اخلاقی مضامین۔

(۶) انجمن ہدایت الاسلام دہلی اور اوسکی ماتحت انجمنوں کی کارگزاریاں اور اوسکی معاونوں کی معاونت کا اظہار۔

(۷) گورنمنٹ کے ساتھ مسلمانوں کو وفادار رکھنے کی کوشش کرنا

ضوابط

(۱) یہ رسالہ ہر عربی مہینہ کی پہلی تاریخ کو انجمن ہدایت الاسلام دہلی کیطرف سے (جو بسرپرستی علامۃ فہامہ جناب مولینا ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی دہلوی کے قایم ہے) شایع ہوتا ہے۔

(۲) عام قیمت پیشگی مے سالانہ ہوگی معاونین اور رؤسا سے جو اضافہ ہو بطور امداد دینی تصور ہوگا۔ ایسے اصحاب جو المضاعف سے زیادہ عنایت فرماویں بترتیب مقدار عطیہ رسالہ ہذا بذمرہ معاونین اور ایسے اصحاب جو اس رسالہ کی معاونت مار روپیہ سالانہ یا اس سے زیادہ کی فرماوین بذمرہ رؤسا سرپرست و حامی اسلام درج ہوں گے اور وہ رقم جو رسالہ کے صرف سے بچیگی اوسکو انجمن ہذا اشاعت اور ہدایت اسلام کی کاموں میں صرف کرے گی۔

(۳) والیان ملک سے جو امداد ہو۔

(۴) ہر قسم کی مراسلات بنام مہتمم انجمن ہدایت الاسلام دہلی وایڈیٹر رسالہ الہدایت ہونی چاہیئے۔

(۵) قیمت وغیرہ بھیجنے والے اصحاب کو چاہیئے کہ علیحدہ اپنا پورا وصاف پتہ تحریر کرین۔ ورنہ رسید وغیرہ پہنچنے کی انجمن ذمہ دار نہوگی۔

(۶) جو صاحب اوّل مرتبہ پرچہ پہونچنے پر اوسکی عدم خریداری کا اطلاعی کارڈ نہ بھیجنگے تو یہ سمجھا جاویگا کہ اُنھوں نے اوسکی خریداری منظور فرمالی ہے اور اسیوجہ سے آیندہ پرچہ بذریعہ وی۔پی اونکی خدمتمیں بھیجا جاویگا اور ایسے خریدار صاحب مے سالانہ قیمت پیشگی کے اداکرنیکے ذمہ دار ہونگے۔

(۷) اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ مراسلت مہتمم انجمن وایڈیٹر الہدایت سے ہونا چاہیئے

الہدایت

صبح ظفراز مشرق امید بر آمد

اصحاب غرض راشب سعود ابسر آمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید کا چاند

الحمد للہ والمنت کہ رمضان المبارک کے مبارک روزون کے بعد نہایت خوشی اور خوبی کے ساتھ عید کے چاند نے موبھ دکھلایا یا یوں کہیئے کہ صبح سعادت کے آثار نمودار ہوئے ۔ یعنی اس مہر اُبہت و اجلال نے ہزاروں جاہ وجلال کے ساتھ ظہور بلکہ عالم کو نور ہدایت سے معمور فرمایا ؎

صبح ظفراز مشرق اُمید بر آمد ✤ اصحاب غرض راشب سعود ابسر آمد

اُس کریم دکارساز کے فضل وکرم سے امید ہے کہ یہ رسالہ مُسمّٰی بہ الہدایت بہ سرپرستی علامہ فہامہ بحرِ ذخّارِ کرامت جناب مولینا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی دہلوی اس انجمن کیطرف سی طبع ہوکر ماہوار مطبوع خاطر خاص و عام ہوا کرے گا ✤

جملہ ہمدرد اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ براہ حمیت و حمایت دینی اِس کے مقاصد پر نظر ڈالکر اسکی اعانت پر کمرِ ہمت باندہیں اور اپنے اپنے اطراف واکناف میں اِسکی اشاعت کیواسطے ایسے کوشاں رہیں

کہ یہ رسالہ شہر و قصبہ قریہ و دیہہ گلی و کوچہ مساجد و منابر پر ہر ایک اُردُو
خوان کے ہاتھ میں پُہنچکر جابجا مسلمانوں کے روبرو پڑھا اور سُنا جاوے
تا کہ ہمارے ناواقف بھائی اپنے مذہبی ضروریات اور مخالفوں کے ہتھکنڈوں
سے آگاہ ہو کر اُنکی زد سے محفوظ رہیں۔ اس طرح پر اشاعت ہونے کا
صرف یہ ہی طریقہ ہے کہ اس ملک کے متموّل و مقتدر مسلمان تجار و
زمیندار محلہ دار وغیرہ وغیرہ اصحاب اپنے اپنے شہروں قصبوں قریوں
اور محلوں کے غریب و نادار ناواقف مسلمانوں کے واسطے اپنی صرف
سے اس رسالہ کی چند خریداریاں منظور فرماکر دو دو چار چار جابجا مفت
تقسیم کرایا کریں۔ تاکہ عام مسلمین مستفیض اور مستفید ہوتے ہیں اور
اون اصحاب کے لئے اُنکے دیگر اسراف رسومات بیجا وغیرہ کا تھوڑا
بہت ایسے دینی خدمات سے بدل ہوتا رہے۔

ہمیں اُمید ہے کہ اس رسالہ کے پہونچتے ہی ہمارے بہت سے
دیندار ہمدرد اور حسبِ مقدرت اصحاب اس عید کی خوشی میں آکر عنقریب دینی
جوش کے نشہ میں اس انجمن سے **الہدایت** کے طالب ہونگے اور
کس مسرّت کے ساتھ فرماویں گے ؎

ساقیا عید ہے لا بادہ سے مینا بھر کے ✦ کہ مئے آشام پیاسے ہیں مہینا بھر کے

اور یہ انجمن اپنی ساقی کوثر کے جام ہدایت سے بزمِ عالم کو تا دورِ فلک
دوار سرشار کرتی رہے۔ آمین ثم آمین ✦۔

(ایڈیٹر)

ہنود کا فرقہ آریہ

چند برسوں سے ہنود کے فرقہ آریہ نے بڑی شورش برپا کر رکھی ہے
اور انگریزی خواں نومریدوں کے حوصلے یہانتک بڑھ گئے ہیں کہ وہ اب
ہندوستان سے ملکش قوموں کو جو گئو کھاتے ہیں (وہ کون عیسائی اور
مسلمان) باہر کردینے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اس کے لئے تدابیر بھی عمل
میں لا رہے ہیں یعنی مسلمان جاہل راجپوتوں کو اپنے مذہب میں ملانے
کی راتدن کوشش کررہے ہیں یہ خیال کرکے کہ یہ چھتری قوم ہے
اور ہندوستان کی سپہگری کی پگڑی اسی قوم کے سر بندھی ہے اگر
یہ آریہ ہوگئے تو ہماری جملہ مرادیں برآدین گی - چنانچہ اٹاوہ کے ضلع میں
چند بدنصیب جاہلوں برائے نام مسلمانوں کو آریہ کرکے ان کا حوصلہ
بڑھ گیا - اور متھرا - آگرہ - مین پوری وغیرہ اضلاع میں جو اس قوم کی تعداد
کئی لاکھ کی ہے اور وہ مذہب اسلام سے بالکل جاہل بھی ہیں - کئی برس
کوشش کرکے تین لاکھ مسلمان کے آریہ بنانے کا اشتہار
اخباروں میں دیا - اور ہندو اخباروں نے جو بظاہر صلح کل کے مدعی
ہیں اس خبر کو بڑے فخر و مباہات سے چھاپا - اور راج بھرت پور
میں شہر ڈیگ اس کام کے لئے مقرر کیا - لیکن انجمن ہدایت الاسلام
دہلی اس سے غافل نہ تھی اُس نے اپنے متعدد واعظ بھیجدیئے - جن میں
وہ پنڈت نومسلم بھی تھے جو آریہ دہرم کی ملمع کاری سے نفرت کرکے مسلمان
ہوگئے تھے - اس لشکر اسلامی کی صرف ایک ہفتہ کی کوشش سے آریہ لشکر
نے بڑی شکست کھائی اور سالہا سال کی کوشش جسمیں بہت سی

تھیلیونکا منہ کھولا گیا تھا خاک میں مل گئیں تین لاکھ میں سے بصرف زر کثیر دو کو آریہ کیا۔ اور جب انکی داڑھی منڈانے لگے جو آریہ شدھی کی شرط ہے تو وہ دونوں بھی بگڑ گئے اور پھر مسلمانوں میں آملے۔ بھرت پور کے آریہ حکام کی کوشش جو اُن کے فرض منصبی کے بھی خلاف تھی اور مختلف مقامات پر آریہ کا ہجوم اور اُنکی وہ منوں کچوریاں پوریاں اور اُنکے خیمونکا جاہ وحشم اور ان کی گاڑیوں بگھیوں سانڈنیوں کی زرق برق چیزیں جو دیہات سے آریہ ہونے والونکے لانے کے لئے مقرر کیگئیں تھیں سب خاک میں مل گئیں اور اپنا سا موتھ لیکر بے نیلِ مرام میدان چھوڑ کر بھاگے۔ ڈیگ کے یورپین پولیس افسر کی کوشش اور حسنِ انتظام قابلِ داد ہے ورنہ اس قوم کے ہاتھ سے جن کو آریہ بنانے آئے تھے جانے اِن مہاتما رشیوں کی کیا گت بنتی ؛

اس لئے مجھے ضرور ہوا کہ اول آریہ دہرم اور اس کے بانی کی ایک مختصر سی سرگذشت بیان کروں اور پھر اس دہرم کے اندرونہ اصول وفروع کو ہدیۂ ناظرین کروں تاکہ اس دہرم کی لن ترانیاں بخوبی معلوم ہو جائیں ہ

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دِل کا ؛ جو چیرا تو اِک قطرۂ خوں نہ نکلا

آریہ دہرم اور اسکے بانی کی تاریخ

تخمیناً ۳۵ برس کا عرصہ گزرا کہ کاٹھیاواڑ کا رہنے والا ایک شخص جسکا نام دیانند سرستی تھا۔ متھرا میں ایک پنڈت سے تعلیم پانے آیا۔ اُستاد

کے آزادانہ خیالات نے جو مصلحت وقت سے اسنے مخفی کر رکھے تھے
اِس ہونہار شاگرد کے دِل پر بھی پورا اثر کیا - اوستاد شاگرد نے زمانہ
کی رفتار کا احساس کر کے ایک نیا دہرم قایم کرنے کی تجویز کی جو برائے
نام تو ویدوں شاستروں کا پابند کہلاے اور در اصل بانی برہمو دہرم کی
طرح جسکا بانی کلکتہ کا ایک بنگالی روشن خیال رام موہن تھا بالکل آزاد
ہو اور اِسی میں ہندو دہرم کے جملہ خرافات سے انکار بذریعہ تاویلات
ہو جن سے نفرت کر کے سینکڑوں خداترس اس دہرم کو چھوڑ کر مسلمان
ہوتے جاتے ہیں اس لئے ہندوستان میں ایسے مُسلمانوں کی
تعداد جن کے آباوٗ اجداد کا یہی ملک اور یہی دہرم تھا کروڑوں تک ہے
(اسبات کو آریہ پیشوا مسلمان بادشاہوں کی تلوار کا اثر بتاتے ہیں -
جسکا مورخین کے نزدیک کچھ بھی ثبوت نہیں اور نیز یہ بات اس آیت
کے بھی خلاف ہے - لا اکراہ فی الدّین قد تبین الرشد من الغی کہ
دین میں کوئی زبردستی نہیں گمراہی اور ہدایت خود بخود متمتیز ہو چکی
ہے - اِن اسلامی بادشاہوں سے جو ترقی دین کے خواہشمند ہوں
اس آیت کا خلاف بعید از قیاس ہے)

اور اب اس روشنی کے زمانہ میں جو گورنمنٹ کیطرف سے ہر ہر
گاوٗں اور قصبہ میں بھی درسگاہیں قایم ہو گئیں اور تعلیم یافتہ بالکل یورپین
خیالات کے پابند ہوتے جاتے ہیں یہ قدیم دہرم قایم رہ نہیں سکتا - اِسلئے
جدید دہرم اِن سب لغویات سے پاک ہونا چاہیئے - اور کچھ الہیات و
طبعیات کے ایسے مسایل بھی اسمیں ہوں جو تعلیم یافتہ قوم کی دِلچسپی کا
باعث ہو برہمنوں کے قیود سے آزادی ہو اس لئے دیانندجی نے جدید

دہرم کا بنیادی پتھر رکھا اور جابجا وہ اِن آزاد خیالات کو پھیلاتا پھرا۔ اِن ملکوں میں پنڈت بکثرت تھے اِن کے سامنے تو دیانند جی کو فروغ نہ ہوا لاچار اِس نے پنجاب کیطرف رُخ کیا۔ پنجاب میں مادہ قابلیت بہت کچھ ہی جسکو کوئی نیا مذہب چلانا ہو تو پنجاب چلا جائے۔ خواہ وہ کیسا ہی بدیہی البطلان مذہب ہو پھر بھی سینکڑوں ہزاروں اس کے پیرو پیدا ہو ہی جاتے ہیں لاہور۔ امرتسر کے انگریزی خوان ہندوؤں کو ایک نعمت غیر مترقبہ ہاتھ آگئی اکثر انگریزی دان ماسٹر طلبار وکلار عہدہ داران گورنمنٹ مرید ہوگئے اور اِس بااثر جماعت کو دیکھکر اور لوگوں کو بھی رغبت ہوئی جو برہمنوں کی بیجا قیودات سے تنگ آ گئے تھے ؞

(دیانند جی نے)

اوّل پورانوں[1] کو دہرم سے خارج کیا کیونکہ جملہ خرافات کا یہی سرچشمہ ہیں۔ پھر ویدوں میں سے بھی اِن کے صرف اول حصہ سنگتاؤں کو تسلیم کیا اور ان کے دوسرے حصہ براہمنا کو جو حصہ اول کے متعلق قصص وحکایات یا دستورات وغیرہ کا مجموعہ ہے اور اسمیں بھی بعید از قیاس باتیں ہیں کتب مسلمہ کی فہرست سے خارج کردیا پچاس سے اوپر اُپ نشیدوں میں سے صرف دس بارہ ہی کو مسلم مانا۔ یہ تصوف کے رسائل ہیں۔ ہندوستان میں جبکہ ویاس جی زرتشت سے تعلیم پاکر آئے اور خیالات میں بھی روشنی کی جھلک پیدا ہو چلی تھی۔ اسوقت

[1] ہندو دہرم کی اٹھارہ کتابیں ہیں جنکو پوران کہتے ہیں۔ اِن میں بعید از عقل و قابل شرم تذکرے اور بت پرستی کی تاکید ہے اور عجائب غرائب افسانے ۱۲ منہ

کے پنڈتوں نے تصنیف کئے ہیں۔ اور ان چند کو بھی اس ضرورت سے تسلیم کیا کہ انکے ایجاد کردہ دہرم میں کچھ تصوّف کی بھی جھلک دکھائی دے ورنہ روکھا پھیکا دہرم رہجاتا۔ باقی کتابوں کی نسبت کچھ ایسے جملہ فرمادیئے ہیں کہ مطلب کے وقت مخالف کے سامنے ان سے سند پیش کردیجائے۔ اور جب مخالف ان سے کوئی اعتراض پیش کرے تو انکار کردیا جائے۔ منوسمرتی۔ شت پتھہ۔ جوگ بشسٹ۔ بھاگوت۔ گیتا وغیرہ ۔

دیانندجی نے جب اسپر بھی دیکھا کہ ان مسلم کتابوں میں بھی بہت کچھ خرافات ومخلوق پرستی باقی رہگئی ہے تو تاویلات سے کام لیا۔ رگوید۔ یجروید کی شرحیں اسی مراد سے لکھیں۔ اور مطالب کو بالکل اولٹ دیا۔ ویدیوں کی قدیم جماعت اور ان کے ہزاروں نام آور بڑے بڑے پنڈت اور ویدوں کے پرانے ٹیکا[1] دیانندی تاویلات کے سراسر خلاف ہیں جب دیانند جی کے ترجموں کو سینا اچاریہ مہدبیر وغیرہ کی شرحوں سے ملاکر دیکھا جاتا ہے تو دونوں دو کتابوں کے جداگانہ ترجمہ معلوم ہوتے ہیں جن میں

[1] ٹیکا شرح ویدوں کی ایک شرح کئی سو برس ہوئے دکنی پنڈت سینا اچاریہ نے لکھی تھی جو ہندوؤں میں بہت معتبر تفسیر وید ہے۔ اسیطرح مہدبیر کی شرح بھی مسلم شرح ہی اسکا ترجمہ فارسی میں بزمانہ اکبر بادشاہ کیا گیا۔ اور اُن کی بھی مشہور شرح ہے۔

یورپ بالخصوص جرمنیوں نے ایشیائی زبانیں سیکھنے میں بڑا ملکہ پیدا کیا اول ویدونکو اونہوں ہی نے چھاپا اور شرحیں اور ترجمے بھی کئے جنمیں سے میکس مولر بنفی وغیرہ لوگ ہیں۔ دیانندجی کے نزدیک یہ سب غلط ہیں نہ ان شارحوں کو سنسکرت زبان آتی تھی نہ وہ اس کے صرف ونحو ویاکرن سے واقف اور ماہر تھے تو صرف ایک دیانندجی ۱۲ منہ

کچھ بھی مناسبت معلوم نہیں ہوتی -
اب یا تو ویدوں کے ہی ایسے مہمل جملہ ہیں کہ جن کے جس طرح چاہو معنی کرلو - یا یہ کہا جائے کہ آجتک ہندوستان کے بڑے بڑے پنڈت جنہیں دیانندجی کے گروؤں کے بھی مہا گرو تھے سب ویدوں کے مطالب و معانی سے جاہل مطلق رہے اور وہ زبان سنسکرت اور اُسکی صرف و نحو ویاکرن و لغات سے بھی جاہل محض تھے اور انکے ساتھ یورپ کے فاضل جنہوں نے ویدوں کی شرحیں لکھیں اور سنسکرت کے بڑے ماہر تسلیم کئے گئے ہیں وہ بھی جاہل تھے اور انکے ساتھ اکبر بادشاہ کے عہد میں جو فیضی وغیرہ فاضلوں نے بڑے بڑے پنڈتوں کی اعانت سے ترجمے گئے وہ بھی جاہل تھا اور صرف ہزاروں برسوں کے بعد دیانندجی کو ویدوں کے سچے معانی الہام ہوے - اور شت پتھہ سے جو کچھ صحیح و غلط حوالہ دیئے جاتے ہیں وہی ویدوں اور شاستروں کو سمجھے - مگر ایسا خیال کرنا خلافِ قیاس اور خلاف عقل ہے خصوصاً جبکہ دیانندجی کے اغلاط پر ماہر پنڈتوں نے مبسوط کتابیں لکھکر اِنکے اغلاط فاحشہ کو طشت از بام کردیا - اور جواب دینے والے کے لئے ہزاروں روپیہ کا انعام بھی مقرر کیا مگر ابتک کسی نے جواب نہیں دیا - اِن میں سے ایک کتاب پنڈت جگدنبا پرشاد الہ آبادی کی دو جلدیں میرے پاس بھی موجود ہے جسکا نام آریہ کا پول ہے - اسی طرح آریہ پنڈتوں کو قدیم دہرم کے پنڈتوں نے اُن اغلاط پر بحث کرنے کے لئے بھی بارہا بلایا اور اب بھی وہ مناظرہ کے لئے تیار ہیں ؎

غالباً آریہ جماعت میں انگریزی دان روشن خیال لوگ ہیں انکو اپنے

مذہب میں رہنے اور اُسکی حمایت کرنے کے لئے اوسیقدر بس ہے جوانکو دیانندجی دے گئے ہیں شاید وہ آنکھ بند کر کے اسیکو آسمانی اور الہامی ملنتے ہیں ان کے دلمیں اسبات کا خطرہ بھی نہیں گزرتا کہ پنڈت دیانندجی سے غلطی بھی ہوئی ہے۔ لیکن طالب حق کی شان سے یہ بسا بعید ہے ؛

پنڈت دیانندجی نے ایک مبسوط کتاب بھی تحریر فرمائی ہے جس کا نام سیتارتھ پرکاش ہے یہ کتاب اب اُردو میں بھی ترجمہ ہوگئی ہے اور کئی بار طبع بھی ہوئی۔ ہر طبع اخیر میں دیانندجی کی بعض غلطیوں کی اصلاح بھی ہوئی ہے۔ بسا غنیمت ؛

یہ کتاب آریہ دہرم کا علم کلام ہے جسمیں بیشتر حصہ تو ہندو دہرم کی ترمیم کے متعلق ہے اور کچھ مسائل الٰہیات پر بھی بحث ہے اور قدرے دیگر مذاہب پر اعتراض جو سُنی سُنائی باتوں پر مبنی ہیں پنڈت جی عربی فارسی۔ انگریزی وغیرہ جملہ علوم سے جاہل محض تھے اِن کا بڑا سرمایہ ہندو دہرم کی پُرانی (پوتھیاں) کتابیں ہیں۔ ایسے شخص کی وسعت معلومات اور مذاہب دیگر کی واقفیت کی بابت واقف کار خیال کر سکتے ہیں کہ کہاں تک درست ہے ؛

دیانندجی اور اُن کے چیلوں نے اور بھی رسائل لکھے ہیں۔ آدے بھومکا بھاشیہ۔ دیباچہ وید۔ پنڈت جی کو یہ تو یقین ہی ہوگیا تھا کہ میرے انگریزی داں مرید جو کچھ بھی میں کہدونگا بیدھڑک اسپر ایمان لے آئیں گے۔ کیونکہ ویدوں اور سنسکرت زبان سے یہ ناآشنا ہیں اور جو قدرے واقف ہیں وہ میری تاویلات کے بھروسہ پر کسیکی بھی نہیں مانیں گے اس لئے اُس نے ویدوں کی بابت ایسے ایسے غلط اور خلاف قیاس

مبالغہ کر دیئے ہیں کہ جس کے سبب ان کے مریدویدوں کو جملہ علوم و معارف بلکہ جملہ صنایع وبدایع جدیدہ کا سرچشمہ خیال کرتے ہیں۔اور لوگوں کے سامنے بیدھڑک کہتے ہیں کہ اہلِ یورپ نے ریل گاڑی۔انجن تاربرقی وغیرہ چیزیں سب ویدوں سے نکالی ہیں۔مگر افسوس کہ قدیم ہندو بلکہ خود دیانندجی ایک گھڑی کے پُرزے بھی ملا نہ سکتے تھے اور اُن فنون کے موجد ویدوں کے نام سے بھی واقف نہ تھے نہ ہندوستان میں ایسے آثار قدیمہ پائے جاتے تھے کہ جو اس عہد کے علوم وفنون پر دلالت کرتے ہوں۔ جیسا کہ مصر وغیرہ ملکوں میں پائے جاتے ہیں اور یہ بھی دعویٰ کر دیا کہ تمام ملکوں پر آریہ قوم کی حکومت تھی۔اگر تمام ملکوں سے ہندوستان کے مختلف اقطاع مراد ہیں کیونکہ اودھ۔بہار۔پنجاب بنگال۔دکن۔کاٹھیاواڑ کو ہندی محاورے میں مختلف ملک کہتے ہیں تو ممکن ہے ورنہ ایشیا۔افریقہ۔یورپ۔امریکہ کے ملکوں کی تو شاید اِن کو خبر بھی نہیں تھی۔وہ سادہ لوح گھڑے کے مینڈک کیطرح تمام دنیا کو گھڑے ہی میں محصور سمجھتے آئے ہیں۔ممالک بعیدہ میں جو کہیں سے کوئی پتھر وغیرہ برآمد ہوتا ہے اور اُس پر وہاں کے خط میں اُسکی تاریخ ہوتی ہے اور وہ کسی سے پڑھی تو جاتی ہی نہیں آریہ فلاسفر اسکو بھی پُرانی سنسکرت اور آریہ راج کی یادگار تصور کر کے بڑی ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔بلکہ ہندی نسلوں نے ایکدن کے لئے بھی ہندوستان کے ظلمت کدہ سے باہر نکلکر کسی گاؤں پر بھی حکومت نہیں کی برخلاف اس کے غیر ممالک کے بادشاہ اِسپر حکمرانی کرتے آئے ہیں۔کیانی بادشاہوں میں سے داریوس اول کا ہندوستان ایک صوبہ

رہا ہے۔ پھر سکندر نے اسپر چڑھائی کر کے اس کے بڑے حصہ کو فتح کیا۔ پھر مسلمانوں نے چڑھائی کر کے سینکڑوں برسوں تک تمام ہندوستان پر حکومت کی اب انگریز اس کے چار دانگ کے مالک و متصرف ہیں۔ شاید آریہ کہدیں کہ یہ سب جھوٹھ۔ اسکا تو کچھ جواب ہی نہیں ہندوستان میں لنگوٹ بندوں کو آدمیت سکھائی پہلے راجاؤں کے مکانات تو ملاحظہ ہوں جیسے کہ گھونس کے بل۔ یہ شاندار عمارتیں جن پر ہندوستان فخر کر سکتا ہے مسلمانوں ہی کی بنائی ہوئی ہیں۔ ہندوؤں کے عہد کا بڑے دریا تو درکنار ایک چھوٹی ندی کا پُل بھی نہیں نہ کوئی نہر ان کے عہد کی ہے حالانکہ ہندوؤں کا آخیر راجہ پرتھی راج پانسو ہجری تک تھا اسکو ہزار برس کا زمانہ بھی نہیں گزرا ہے ؎

دیانندجی نے ایک اور ڈینگ ہانکی کہ وید قدیم (اناد ی ہیں) یعنی انکے وجود کی ابتدا نہیں جیسا کہ بقول پنڈت جیو، ارواح پرمانو مادہ کی ابتدا نہیں یعنی ایشر خدا تعالیٰ کی طرح یہ چیزیں بھی ابدی ہیں۔ مگر میں پنڈت جی کے فلسفہ کی داد دیتا ہوں۔ کیونکہ وہ خود ویدونکا الہام اگنی (آگ) وایو (ہوا)۔ آدت۔ (انگرا) چار اشخاص سے مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ چار و نبر الہام ہوئے تھے۔ پھر جب یہہ چار اشخاص ان کے مصنّف یا ملہم ہیں تو ویدوں کی ابتدا انہیں چار اشخاص سے ماننی پڑے گی۔ اور وہ انکی علت ٹھیرینگے۔ وید معلول اور یہ مسلم ہے کہ علت سے معلول کا وجود موخر ہوتا ہے۔ پھر جب تقدیم و تاخیر ثابت ہوئی تو قدم کہاں رہا۔ پھر قدیم کہنا اور یہ کہ انکے وجود کی ابتدا نہیں صریح تعارض ہے ؎

اسکے علاوہ خود ویدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ویدوں کی تصنیف

سے پہلے لوگ تھے چھتری برہمن راجا پرجارتھہ بیل۔ موسل۔ او کھلی سب کچھ ہو چکا تھا۔ اوسپر قدیم کہنا عجیب خیرہ سری ہے۔ اب ہم ویدوں کے انہیں ترجموں کا حوالہ دیتے ہیں جو آریہ نے کئے ہیں۔ یجر وید کے ساتویں ادہیا کا بارھواں منتر ملاحظہ ہو جسمیں جوگی فقیر کی مدح میں ارشاد ہوتا ہے کہ تو سب پرُانے بزرگوں زمانہ گزشتہ کے فقیروں اور زمانہ حال کے جوگیوں کی مانند متیقن ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے منتر اسبات کی شہادت دے رہے ہیں۔ متعدد جگہ پہلا زمانہ پہلے زمانہ کے پنڈت موجود ہیں۔ اسپر بھی وید انادی ہیں۔ العجب کل العجب۔

پنڈت دیانندجی ایسے تو جاہل نہ تھے کہ جو ایسا غلط دعوٰی کر بیٹھتے۔ جو ویدوں کے بھی مخالف ہے غالباً انادی سے مراد انکی یہ ہو گی کہ بہت پرُانے زمانے کی کتابیں ہیں۔ ایسا ہو سکتا ہے مگر اس کہنگی سے کتاب کی عمدگی ہی ثابت نہیں ہوتی۔ چہ جائیکہ الہامی ہونا۔ البتہ موزیم میں رکہنے کے قابل ہو سکتی ہے *

دیانندجی نے مسلمانوں سے سنکر وید کی نسبت الہامی ہونے کا بھی دعوٰی کر دیا کہ ایشر کی طرف سے مذکورہ بالا اشخاص پر وید شروع زمانہ میں الہام ہوئے۔

پھر الہام کی تعریف کرنے جو بیٹھے تو الہام فطری کی تعریف کر گئے جس سے کوئی بچہ بوڑھا درند پرند بھی محروم نہیں کسلیئے کہ مبدء فیاض جبکہ ملہم سنکا سے واقف نہیں ہوتا۔ نیکی بدی کی پہچان کا تخم اس کے دلمیں ڈالتا ہے بچے کو ماں کے پستان چوسنا سکھاتا ہے۔ پرندوں کو گھونسلا بنانا سکہاتا ہے۔ اس معنی سے جس کے دلمیں جو مضمون آتا ہے وہ الہامی ہی

ہوتا ہے۔ شاعر تلمیذ الرحمٰن کہلاتا ہے۔ اور یہ الہام تعلیم تعلم کی سلسلہ سے بھی پاک ہوتا ہے نہ اسمیں تجربہ و مشاہدہ کا دخل ہوتا ہے اسمیں مختصراً مطلب القا ہوتا ہے۔ اگر اس معنی سے الہام شدہ ہیں تو ہم کو بھی انکار نہیں مگر یہ الہام آریوں ہی کو مبارک رہی۔ الہام انبیار جسکی حقیقت سے ناآشنا ہیں مسلمانوں کے پاس ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دیانندجی کو اس شہادت کا استحقاق بھی ہے یا نہیں؟ مگر عقلار کے نزدیک جبتک کہ وید اور ملہمان وید خود الہامی ہونے کا دعویٰ نہ کریں کسی طرفدار کا شہادت پیش کرنا ایسا ہی ہے کہ مدعی تو کچھ بھی دعویٰ نہیں کرتا۔ اور عدالت میں گواہ جاکر شہادت پیش کرنے لگیں۔ پھر ایسے گواہوں کو عدالت دھکے دیکر نہ نکالدے تو اور کیا سلوک کرے۔ اسیلئے ایسے موقع پر فارسی تمثیل صادق آتی ہے۔ مدعی سست گواہ چست ؛

دیانندجی اور ان کے چیلے مہربانی فرماکر ہمکو چاروں ویدوں میں سے کوئی ایسا منتر دکہاویں کہ جسمیں ایشر کیطرف سے اس کلام کے الہامی ہونے کا دعویٰ ہو۔ یا کم از کم۔ اگنی۔ وایو۔ آدت۔ انگرا۔ یہ فرماتے ہوں کہ مجھ اگنی پر ایشر کا یہ کلام الہام ہوا ہے اور میں الہام الٰہی کی راہ سے کہتا ہوں۔ پھر جب یہ بھی نہیں تو الہامی ہونے کا دعویٰ تو درکنار اشخاص مذکورہ بالا کیطرف انکا نسبت کرنا بھی محض ایک رائی یا دیانندجی کا خیال ہے جسکی کوئی معتبر پرانے زمانہ کا پنڈت بھی شہادت نہیں دیتا۔ اور جس دلیل کو وہ اس خیال کی تائید میں پیش کیا کرتے ہیں دیانندجی اور انکے چیلوں کی غلط فہمی ہے کسی مناظرہ میں اتفاق ہوا تو ہم جرح کرکے اس غلط فہمی کا اظہار کردینگے۔

اسیطرح دیانندجی کے اور دعاوی سے بھی وید ساکت ہیں نہ انہیں انادی ہونے کا دعویٰ ہے نہ جملہ علوم وفنون کے سرچشمہ ہونے کا دعویٰ ہے برخلاف اس کے قرآن نے جابجا دعویٰ کیا ہے کہ یہ کتاب خداوند عالم کیطرف سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی ہے۔ تنزیل الکتٰب من اللہ العزیز الحکیم [1]۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علے الدین کلہ وکفیٰ باللہ شھیدا ۝ محمد رسول اللہ ط والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ترٰھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا ط سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود [2]۔ سورۂ فتح۔ اور نیز یہ بھی فرمادیا کہ قرآن مجید جملہ علوم دینیہ کا سرچشمہ ہے اسبات کو علماء مجتہدین ومتکلمین ومفسرین نے بزیر تفسیر آیات دکھا بھی دیا ہی۔ اور جداگانہ بھی مبسوط کتابیں لکھیں ہیں فرماتا ہی۔ تفصیلا لکل شیٔ [3] وھدی ورحمۃ لقوم یومنون ۝ (باقی آئندہ)

---

[1] یہ کتاب اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سی نازل کی گئی ہی ۱۲ منہ

[2] اللہ وہ ہی کہ جس نے ہدایت اور دین حق دیکر اپنے رسول کو بھیجا کہ سب دینوں پر اسکو غالب کرے۔ اور اللہ کی شہادت بس ہے (وہ کون ہیں) محمد جو اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے پاکباز لوگ ہیں جو منکروں پر سخت اور آپسمیں بڑے مہربان ہیں جو رکوع وسجدہ بھی کرتے نظر آتے ہیں (جس سے انکا مقصد دنیا اور اس کے فانی لذات نہیں) بلکہ اللہ کا فضل اور اوسکی رضا مقصود ہے۔ ان کے چہروں پر بکثرت سجدہ کرنے سے انوار نمایاں ہیں ۱۲ منہ

[3] قرآن میں ہر شی کے (احکام دینیہ کی) تفصیل ہی اور وہ ایمانداروں کی ہدایت اور رحمت ہے ۱۲ منہ مذکورہ بالا مضمون کیلئے سورہ سجدہ کی یہ آیت بھی ہی الم تنزیل الکتب لاریب فیہ من رب العلمین ۝ ام یقولون افترٰہ بل ھو الحق من ربک ۝ کہ یہ کتاب رب العالمین کیطرف سے نازل کیگئی ہے۔ جسمیں کوئی بھی شبہ نہیں کیا منکر کہتے ہیں کہ اسکو محمد نے از خود بنالیا ہی (ہرگز نہیں) بلکہ یہ آپکے رب کیطرف سی برحق ہے ۱۲ منہ

عیسائیون سے ہمکو عبرت حاصل کرنی چاہئیے

نحمدہ ونستعینہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ابن خلکان کی کتاب سے کسی فرانسیسی عالم نے یہ مقولہ نقل کیا ہے کہ جب اللہ جل جلالہ نے حکمت کو پیدا کیا تو اوسکے لئے تین گھر مخصوص فرمائے عرب کی زبان۔ چینیون کے ہاتھ۔ اور فرنگیوں کا دماغ۔ کلام الٰہی اسی زبان مین نازل ہوا پیغمبر خدا صلعم اسی ملک سے مبعوث ہوئے۔ حق یہ ہے کہ طلاقت لسانی میں اہل عرب اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ عرب کے کسی بزرگ نے کیا اچھا کہا ہے خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا کَدِرَ۔ اگر ہمارے حضرات کی کوتہ اندیشی اور غفلت سے مذہبی تعلیم میں کچھ نقص عارض ہو گیا ہو تو عیسائیوں سے ہمکو عبرت حاصل کرنی چاہئیے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ تھوڑا عرصہ ہوا۔ خاکسار نے انڈین سنڈے اسکول جنرل کے صفحہ ۳۳۸ مین ایک مضمون بہت ہی دلچسپ دیکھا تھا۔ اگر ہم مسلمان اُسکے مطابق کاربند ہوں تو تعلیمی خرابیان جو درحقیقت ہمارے بچوں کے ضعفِ ایمان کا باعث ہو رہی ہیں اور جن سے آئندہ نسلوں کے لئے سخت مذہبی فساد کے پیدا ہونے کا احتمال ہے یکقلم دور ہو جائین۔ اور پھر اعدائے دین کا جادو کسی پر اثر نہ کر سکے۔ جنرل مذکور کے ایڈیٹر نے اُسمضمون کو مکالمہ کے پیرایہ میں بزبانِ انگریزی لکھا ہے۔ مین اسمقام پر اوسکا ترجمہ ناظرین کے روبرو پیش کرتا ہون اور اُمید ہے کہ عیسائیوں کا مسئلہ ماس مومنٹ جسکے لفظی معنی حرکت متفقہ کے ہیں مگر پادریوں کی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ اب عیسائیوں کا

شمار اس حد کو پہنچ گیا ہے کہ سب کے سب اپنے طور وطریق سے اور اپنے اپنے عہدوں اور پیشوں کے وسیلہ سے ہندوستان کے عام رہنے والوں کو دین عیسوی میں لانیکی کوشش کریں جملہ صیغہ جات کے انگریز و دیسی عیسائی ریلوے - تجارت زراعت و نیز تمام پیشہ ور دیسی و ولائتی عیسائی سب کے سب بہمہ جہت اسلام کی طرف متوجہ ہوں - یہ بات جیسی کچھ ہمارے واسطے خطرناک اور نقصان رسان ہے - اوسکا تدارک باقاعدہ واعظوں کی وساطت سے ہو جائے وہ مضمون یہ ہے کہ ویسلین کانفرس کے ایک پریسیڈنٹ نے کسی ریلوے اسٹیشن پر اوتر کر ایک چھوٹے سے موضع میں جو اسٹیشن کے قریب تہا - پہونچنے کا ارادہ کیا - اثنائے راہ میں ایک مزدور اونہیں ملا چونکہ پریسیڈنٹ صاحب اوس موضع کے کسی آدمی کو نہیں جانتے تھے - اوس مزدور سے پوچھنے لگے -

صاحب - اے بہائی آپ جانتے ہیں کہ اس گانوں میں سب سے بڑا آدمی کون ہے - میرے خیال میں یہ ہے کہ پوپ کا کوئی مذہبی عہدہ دار ہوگا -

مزدور - نہیں صاحب -

صاحب - تو شاید کوئی رئیس ہوگا -

مزدور - نہیں صاحب -

صاحب - کوئی بڑا کاشتکار یا سوداگر ہوگا -

مزدور - نہیں صاحب - اسپر استعجابا -

صاحب - پریزیڈنٹ نے پوچھا - پہر اور کون ہے

بوڑھے مزدور نے جوابدیا کہ اگر آپ ایسے ہی درپے تحقیق ہیں تو مجھے کہنا پڑا کہ یہی شخص جو آپکے روبرو کھڑا ہوا آپ سے کلام کر رہا ہے - یہان

کا سب سے بڑا آدمی ہے۔

صاحب۔ نے عذر کر کے کہا افسوس میں واقف نہیں تھا کہ ایسی بڑے آدمی کی حضور میں کھڑا ہوں۔

مزدور نے جواب دیا کہ صاحب بات یہ ہی کہ اس گانو نکا جو کچھ انتظام ہی وہ مردونکے اختیار میں ہی اور مرد عورتونکے اختیار میں اور عورتین بچونکے اختیار میں اور بچے میرے اختیار میں ہیں کیونکہ سنڈے اسکول کا استاد ہوں عنقریب ایک نقشہ اُن تمام مذہبی مدارس کا جو سنڈے اسکول یونین کی طرف سے عیسائیوں نے تمام ہندوستانی لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ہندوستان میں قایم کر لئے ہیں پیش کرونگا۔ فی الحال ۱۴ لاکھ ہندو و مسلمان بچے لڑکے اور لڑکیاں عیسائیوں کی زد پر ہیں۔ آپ اس مکالمہ کے قلمبند کرنے سے خاکسار کا مدعایہ ہے کہ عیسائی واعظ جو کسی نہ کسی سنڈے اسکول کا ٹیچر یعنے استاد بھی ہوتا ہے اپنے کام کی عظمت کو کسقدر پہچانتا ہے اور یہ سمجھ رہا ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کو مذہبی تعلیم دینے سے تمام ملک کے مردوں اور عورتوں اور جوانوں اور بوڑھوں پر کیا اثر پڑ رہا ہے اور پڑنے والا ہے۔ کاش کہ ہمارے مسلمان واعظ بھی دھلی شریف کی انجمن ہدایت الاسلام کو صدر قرار دیکر ایک باقاعدہ جمعہ اسکول یونین کی بنیاد ڈالیں۔ اور مسلمان بچوں کو عیسائی تعلیم کی زد سے بچالیں کہ یہ زد آیندہ کو طرح طرح کی خرابیوں اور فسادوں کی مثمر اور دنیا و دین دونوں سے کھو دینے والی ہوگی۔ اس مذہبی یونین کیطرف سے جتنے مدارس ہندوستان میں قایم ہیں۔ اُن میں خالص مذہبی تعلیم دیجاتی ہے اور ہفتہ وار اور ماہوار اور سالانہ امتحانات بھی ہوتے ہیں۔ امسال مدراس احاطہ کے سنڈے اسکولوں کے طالبعلموں سی

جس قسم کے سوالات ۔ سالانہ امتحان کے پرچوں میں متعلق دین متین اسلام کے پوچھے گئے ہیں اونکو جناب والا کی خدمت میں پیش کرکے جناب باری میں دست بدعا ہوں کہ ہماری قوم کو ایسی بصیرت عطا کرے کہ اسلام کی عظمت کو پہچانیں اور انجمن ہدایت الاسلام دہلی شریف کو صدر مانکر باقاعدہ واعظین کی اور باقاعدہ واعظوں کے توسط سے باقاعدہ مذہبی مدارسِ جمعہ کی بنیاد ڈالیں۔

نمونہ پرچہ سوالات ۔ از طرف سنڈے اسکول یونین ۔ معلم و ممتحن ایس ہیرک صاحب ایم ۔ اے مدورا ۔ واقع جنوبی ہند ۔ ٹکسٹ بک (وہ کتاب) جس سے سوالات اخذ کئے ہیں ٹین ریلجن آف دی ورلڈ ۔ یعنے دنیا کے دس بڑے مذاہب ہے ۔

باب دوم سوالاتِ امتحان ۔

سوال ۔ ۱ ۔ دو معمولی سبب محمدی مذہب کی کامیابی کے جنکو مصنّف کتاب مذکورۃ الصدر نا معقول سمجھتا ہے ۔ بتاؤ ۔ اور اُن دونوں سببوں پر جو اعتراض ہو سکتے ہیں اونکو پیش کرو ۔

۲ ۔ یہ بتاؤ کہ تمکو اصل سبب اسلام کے پھیلنے کا کیا معلوم ہوتا ہے ۔

۳ ۔ جو کچھ آنحضرت خدا کی نسبت تصور کیا کرتے تھے ۔ اگر ہمکو اُسکا علم نہیں بھی ہوتا ۔ تو صرف اُس تعلیم پر نظر کرکے جو فرضِ انسانی کی نسبت حضرت نے دی ہے ۔ ہم عیسائی (یورپین اور دیسی) اونکے تصورِ الٰہی پر کیا نتیجہ نکال سکتے ہیں ۔ (اشق ب) ایسے تصورِ الٰہی میں کس امر کی کمی ہے ؟

۴- کامل مذہب میں سوائے بندگی وطاعت کے کون سے دو وصف ہونے ضرور ہیں
۵- اِن تینوں اوصاف میں سے کون سے اسلام مین پائے جاتے ہیں اور کون سے نہیں پائے جاتے۔
(شق ب) جن اوصاف کی کمی سے جو نقص اسلام میں ہے اُسکے رفع کرنے کو کون سے دو وصف عمل مین لانے کی کوشش کی جاتی ہے۔
۶- محمدی مذہب مین وہ کیا بات ہے جو ہم کو اِس امر کے قبول کرنے سے مانع آتی ہے کہ جو باتین کبھی کبھی محمدی عالم اور اِس مذہب پر سوچنے والے۔ مسلمان ملکون میں۔ اوس کی حمایت میں پیش کیا کرتے ہیں وہ دین سے کچھ علاقہ نہیں رکھتی ہیں۔
۷- کن باتوں میں محمدی تصور خدا کی نسبت نامعقول ہے۔
۸- کن باتوں مین محمدی تصور انساں کی نسبت نامعقول ہے۔
۹- اِس اعتراض کا جواب کیونکر ہوسکتا ہے کہ شرابخواری و زناکاری مسلمان ملکوں مین بہ نسبت مسیحی ملکوں کے کمتر ہے۔
۱۰- مسلمانون کو مسیحی دین کی صداقت بتانے کی کوشش کرنے میں کیا عمدہ طریقہ ہمکو اختیار کرنا چاہیئے۔ Ten great religions of the word.

(آر دی آسبرن۔ منقول از جیمس فریمین کلارک مندرجہ کتاب مسمی بہ ٹین گریٹ ریلیجنز آف دی ورلڈ یعنے دنیا کے دس بڑے مذاہب)
اِس ضمن میں خاکسار کو یہ خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ شائد ہمارے بعض کوتہ اندیش حضرات یہ عذر کریں کہ ہندی مسلمان عموماً مفلس و قلاش ہین۔ اُنکی طرف سے

تمام ہندوستان مین باقاعدہ واعظ تنخواہ دار کیونکر مقرر ہو سکتے ہیں۔ اِس قدر چندہ کی فراہمی کیسے ممکن ہے مین اِس سے پہلے خدمت معلی میں عرض کر چکا ہون کہ تمام دنیا کے لوگ اسپر متفق ہین کہ مسلمانوں سے زیادہ دینی خدمات میں روپیہ صرف کرنے والی قوم اب بھی کوئی نہیں ہے گفتگو صرف انتظام کی ہی اگر ہر مسلمان اپنے کھانے میں صرف ایک لقمہ کم کردے تو تمام ہندوستان کے واعظون کو مکتفی ہو سکتا ہے۔ اور کچھ نہو تو اقل مرتبہ اتنا ہی ہو کہ قرآن شریف اور صحاح ستہ کے نسخے تمام ہندوستان میں باجازت وبہ مہر انجمن ہدایت الاسلام دہلی بطریق آتھورائزڈ ورشن کے طبع ہوا کرین اور تا وقتیکہ مہر اور دستخطی انجمن کے نہوں کوئی مسلمان اوسکی خریداری منظور نہ کرے اِس صورت میں وہ سب نقص بھی جو کہ غیر اسلامی مطابع میں یا ایسے مطابع میں چھپنے سے پیدا ہوجاتے جو کہ صرف مفاد دنیوی کو ملحوظ رکھتے ہیں اور کتب مقدسہ کی زیادہ ادب و احترام وصحت کلی کی طرف توجہ نہیں فرماتے ہیں دور ہوجاوینگے ایسے کتب کے منافع دینی کاموں میں مثل امداد علما رحفاظ و واعظین وغیرہ میں صرف ہوا کریں۔ مذہبی گردہوں کے واسطے اِسی قدر امداد انشاء اللہ العزیز بالفعل مکتفی ہوجائے گی۔

عیسائیوں میں یہ دستور ہے کہ بائبل اور اناجیل اربعہ کے جو نسخے اور اُس کے اجزا وغیرہ کلیسائی انگلستان کی نگرانی مین شہنشاہِ وقت کی اجازت سے شائع وطبع ہوتے ہیں۔ وہی صرف مقبولِ عوام ہو سکتے ہیں۔ باقی اور کوئی کمپنی اپنی طرف سے اپنے طور پر بلا اجازت جماعۂ منتظمہ طبع کرے تو اون کو عبادت وغیرہ میں کوئی استعمال نہیں کرتا ہے۔ اِس طریق سے کتب مذہبی کا کل نفع وہی عہدہ داروں کے صرف وتحت میں رہتا ہے اور ایسے نسخہ ہائے

مطبوعہ کو یہ لوگ اپنی اصطلاح میں اتھوراٹزڈ ورشن کہتے ہیں۔ یہی روش ہمارے کتب دینیہ کی یہ تجویز انجمن ہدایت الاسلام ہونی چاہیے کہ اس طریق سے اسلام کے دینی عہدہ داروں کے حوالج گویہی فائدہ اشاعت کتب دینیہ بالفعل کافی ہوسکے گا۔

قبل ازیں نصرانیوں کے مسئلہ ماس مومنٹ کا ذکر کرچکا ہون۔ اب ایک اور مسئلہ پر ناظرین کے خیال مبارک کو معطوف کرنا چاہتا ہون یہ مسئلہ تقریباً ایک سال سے در پیش ہے۔ اس کا موجد مشنری بشپ ارن متعینۂ ہندوستان خاص و یک جزو پنجاب ہے جسمین دہلی شریف بھی شامل ہے۔ یہ شخص ساکن ممالک متحدہ امریکہ ہے اور میتھودست اپسکوپل کلیسیائ امریکہ کی طرف سے یہان مامور ہے۔ یہ وہی شخص ہی جس نے مصر پہونچکر بتوسط پادری ذو ڈیمر یہودی ثم النصرانی کے۔ ایک بہت بڑی نصرانی انجمن کی بنیاد مصر کے دارالسلطنت قاہرہ میں ڈالنی چاہی تھی۔ اور یہہ ارادہ کیا تھا کہ مصر کنعان کی دس لاکھ عیسائیوں کو متفق کرکے علم عناد و فساد بمقابلہ اہل اسلام مصر کہ تعداد میں سنتا ہوں ایک کروڑ ہیں بلند کرائے۔ اور بغاوت کی آگ عام کنعان و مصر و سوڈان میں مشتعل کراکر بالآخر ممالک مذکورہ کو اسلامی قبضہ سے نکلوانے کا باعث ہو اور اس طریق سے بہت بڑا درجہ اور پولیٹکل ثواب اپنے ہم جنسوں میں حاصل کرے۔

جب ہی اس کارروائی کا آغاز ہوا تھا رحمت الٰہی بہ تصدق رسول مقبول جوش زن ہوئی اور مصری بھائیوں نے اس بلائے ناگہانی سے جو مصائب درصورت غفلت کے نازل ہوتے اُن کو پہچانکر بہت بڑی اسلامی انجمن کی سنتا ہون بنیاد ڈالدی ہے اور مصر و کنعان کے عیسائیون کو بھی اپنا ہمزبان

بنالیا ہے۔

تیسرا مسئلہ جسے خدمت عالی میں پیش کیا چاہتا ہوں بالفعل ریوائیوال میٹنگ ہی۔ مگر اس کی تفصیل پر قلم اوٹھانے سے پہلے اسکے لغوی و اصطلاحی معنون سے بھی آگاہ کرنا ضرور ہی۔ ریوائیول۔ انگریزی زبان کا لغت انگریزی مصدر ٹو ریوائیو سے ہے۔ اس کے لغوی معنی دوبارہ زندہ کرنے اور جان تازہ ڈالنے کے ہیں اور میٹنگ جلسہ اور انجمن کو کہتے ہیں اس کل مرکب لفظ کے معنے جان تازہ ڈالنے والے جلسوں کے ہیں۔ اور میتھودسٹ اپسکوپل کلیسیا کی اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہی کہ دیسی عیسائیون میں از سر نو جوش مذہبی پیدا کرنا اور بمقابلہ دیگر اقوام غیر متنصرہ کے۔ واعظون اور ایکزارٹرون۔ اور پریچر انچارجون اور پریزائڈنگ ایلڈرون اور بشپون وغیرہ کی مقامی انجمنون کے توسط سے تمام ہندوستان کے دیسی عیسائیون کو دین عیسوی کی تبلیغ کے لئے اوبھارنا اور اگر آئندہ کو ضرورت پڑے تو انکو غیر قوں سے مذہبی جنگ وجدل کے واسطے آمادہ کرنا۔

اس مسئلہ کے مقابلہ کے لئے مجھے امید ہے کہ انجمن ہدایت الاسلام اور اسکی باقاعدہ شاخین اور اُن شاخون کے عہدہ دار انشاء اللہ العزیز کافی سے زیادہ ثابت ہونگے۔ بشرطیکہ بعض کتب مباحثہ و مناظرہ جو اس زمانہ کے حسب حال ہیں اون عہدہ دارون کے ملاحظہ سے گذر چکین اور وہ اُنمین امتحان بھی پاس کر کے سند حاصل کرلیں۔ اِس مقام پر یہہ خیال گذرتا ہے کہ سنڈے اسکول یونین جس کی نسبت بہت کچھ عرض کرچکا ہون اور جسکی زد ہمارے ناسمجھ بچون پر بہت سخت ہے اُسکو سب سے اول سمجھنا چاہئے تھا۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہی۔ دونون لازم و ملزوم سے ہیں۔ سنڈے اسکول یونین کے لئے ریوائیول میٹنگ کا ہونا لازم ہے جب تک عیسائیوں مین مذہبی دیوانگی و جوش پیدا نکیا جائے۔

غیر قوم و مذہب کے لڑکوں اور لڑکیوں میں اپنے مذہب کی تبلیغ کیونکر کرسکتے ہین - اول الذکر محض دیسی عیسائیوں کو مذہبی جوش دلانے اور غیر قوم کے مقابلہ پر آمادہ کرنے کے لئے ہے - آخر الذکر بمعیت عیسائی لڑکون اور لڑکیوں کے یا بدوں اُنکی معیت کے - اقوام غیر منتصرہ کے ناسمجھ اطفال کو عیسائی دین کی جانب مائل کرنے کے واسطے وضع کی گئی ہے - یہ دونون خدمتیں عیسائی واعظون کی وساطت سے انجام پا رہی ہیں -

اِن واقعات سے جو غیر اقوام اپنے اپنے دین پھیلانے اور مسلمانوں کو اپنے دین میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں مسلمانوں کو عبرت پکڑنا اور غیرت حاصل کرنا چاہیئے - اِس موقع پر اگر فاقہ کشیون سے سسکنے والے مسلمان اور اونکے بچوں کے فوٹو ہر ایک شہر کے لیکر شائع کرون - تو باغیرت مسلمانون کے دل ہل جاہین اور اکل و شرب حرام ہو جائے - ایسے لڑکے اکثر پادریوں کے حلقہ اثر میں بباعث سنڈے اسکول یونین کے شاخون کے آتے چلے جاتے ہیں - باقاعدہ اسلامی انجمنون کے توسط سے ایسے سب لڑکے مولویوں اور واعظون کے حلقہ اثر مین ہونے چاہیئن -

امسال ولایت امریکہ کی چند کلیساؤن نے متفق ہوکر بالاشتراک چند پادری وسط چین کو جہان بیشتر مسلمان آباد ہیں بایں غرض روانہ کئے ہین کہ وہان چند عرصہ تک قیام کرکے اونکی زبانین سیکھیں اور اُن زبانوں میں مسیحی کتب مقدسہ کے ترجمے چھاپکر عوام میں پھیلائیں - تو کیا مسلمانوں کی طرف سے کوئی جماعت ایسی نہین مامور ہونی چاہیئے - کہ اور نہیں تو صرف ہندوستانی مسلمانوں کو عیسائیوں اور آریوں کی زد سے بچا کر اسلامی اخوت سے مسلسل رکھے -

اسلامی واعظ جو انجمن ہدایت الاسلام اور اُسکی باقاعدہ شاخون کی طرف سے اطراف وجوانب کو خصوصاً دیہات کو بھیجے جاتے ہیں وہ بطریق اولی اُسکا اہتمام کرسکتے ہیں۔ دوسرے جس انجمن کی بنیاد ایسے اصحاب ذات سراپا حسنات کے وسیلہ سے پڑی ہو جیسے مولٰنا ابو محمد عبدالحق صاحب مفسر تفسیر حقانی ہین میرے علم دقیق میں یہ ہے کہ وہ انجمن طبل بانگ درباطن ہیچ کا مصداق کبھی نہیں ہوسکتی۔ وہ ضرور کچھ نکچھ کر دکھائی گی۔ اور ابھی سے سنتا ہوں کہ پنجاب میں جابجا واعظ مقرر ہورہے ہیں۔ حتی کہ ممالک متحدہ کے پرگنہ داتاگنج ضلع بدایوں تک آپکی مبارک انجمن کے واعظ آپہونچے ہین۔ یہ سب آپ ہی کا فیض ہے۔ اللہ تعالے آپکو اور آپکی اولاد کو تادور دوار اس خدمت عالیہ پر استقامت نصیب کرے آمین ثم آمین۔

قرآن کے علوم

انسان کے اندر خدا نے دو قوتیں ایسی رکھی ہیں کہ اگر ان کی اصلاح ہوجائے تو نجات اور سعادت عظمٰی ہے پھر جس قدر انسان ان مین ترقی کرے گا۔ اسی قدر اسکی سعادت مین ترقی ہوگی اور جس قدر ان مین نقصان رہے گا۔ اسی قدر اسکی سعادت مین قصور رہے گا۔ اور وہ دو قوتین یہ ہین۔ ایک قوت نظریہ علم وادراک حقیقی اور مطابق واقع اور یہ اعلی قوت ہے یہی اعمال پر بھی برانگیختہ کرتی ہے اور مرنے کے بعد یہ انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ اس کی تکمیل یہ ہے کہ موجودات کو ٹھیک ٹھیک طور پر جانے۔ موجودات کی دو قسم ہیں مجردات ومادیات یا کہو عالم محسوس وعالم معقول۔ محسوسات ومادیات کے علوم وانکشاف بمقابلہ

مجردات کے علوم وانکشاف کے چندان کمال میں داخل نہیں کس لئے
کہ اول تو مادیات متغیر ہیں جن کے تغیر سے علم میں بھی تغیر ہونا لازمی بات
ہے دوئم یہ خسیس ہیں اور خسیس کا عالم بھی ویسا ہی خسیس ہے انسان
کی صحت و مرض کے عالم کو حیوانات کی صحت و مرض کے عالم پر اسی لئے
فوقیت ہے کہ وہ شریف کا علم ہے یہ خسیس کا - اسی معنی میں سعدی
نے کیا خوب کہا ہے ؎

بوریا باف گرچہ بافندہ است
نہ بروندش بہ کارگاہِ حریر

مجردات میں سب سے اعلےٰ و اشرف موجود حقیقی اللہ تعالےٰ ہے
اس کی ذات وصفات کا علم ایک بڑا شریف علم ہے اور اس علم مین
استدلال وانکشاف بجز انکشاف انبیاء کے قاصر ہے اس لئے اس
گرداب میں صدہا کشتیان غرق ہوگیئن اور پھر باہر نہ نکلیں ؎

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار +
کہ پیدا نشد تختہ بر کنار +

(۱) سیکڑون مذاہب باطلہ وادیان کاذبہ اسی لئے پیدا ہوئے کہ انھون نے
خدا کو خدا نہ جانا بلکہ اپنے خیالات کا تراشا ہوا خدا بنایا اور اپنے خیال باطل
کے موافق اس کو صفات ناقصہ کا لباس پہنایا - جیسا کہ آپ کو تفصیل مذاہب
سے معلوم ہوا ہوگا - مگر قرآن نے اس مشکل کو آسان کردیا - دلائل آفاق
وانفس سے اپنی ذات اور وجود کا ثبوت بھی کردیا - اور توحید و قدرت وعلم
وحیات وارادہ وغیرہ صفات کمال بھی ثابت کردیئے اور فنا و حدوث
واحتیاج اور جسمانی آلائشوں سے پاکیزگی بھی بتادی اپنا بیچون و بےچگون ہونا

بھی واضح کردیا - قرآن کا ایک حصہ اسی علم مین ہے نمونہ کے طور پر ہم نے چند آیات صدر کتاب مین نقل کین ہین - باب اول کی فصل اول و دوم پڑھو

(۲) وہ نورانی مخلوق جو عالم جسمانی مین فیض آلہی پہونچنے کا ذریعہ ہے اور نیز اسکی تسبیح و تقدیس کے لیئے بھی ہے اعنی فرشتے اِن کے حالات کی بھی قرآن نے بہت کچھ تشریح فرمائی ہے اس مین بھی قرآن کا بہت حصہ ہے آیات نظائر بحث ملائکہ مین ذکر ہو چکین +

(۳) عالم روحانی جہان مرنے کے بعد ارواح اپنے نیک و بد کامون کا بدلہ پاتی ہے **عالم برزخ - عالم آخرت** حشر و نشر جنت اور وہان کے کوائف دوزخ اور وہان کی مصیبتین اور مرنے کے بعد ارواح کی کیفیات اور جسم سے متعلق ہونے سے پہلے کے حالات - اس علم کو بھی قرآن نے بہت کچھ واضح فرمایا ہے - ملاحظہ ہون وہ چند آیات جو اس بحث مین ہم پیش کر چکے ہین - گو ایک موقع پر بلید الذہن سائل کے جواب مین جو اس مسئلہ کو عمدہ طور سے سمجھ نہ سکتا تھا تھوڑا سا حال بیان کردیا اور اتنا ہی کہنا کافی سمجھا کہ قل الروح من امر ربی مگر اور اور مقامات پر جیسا کہ ہمنے آیات سے ثابت کیا ہی بہت کچھ حال ارواح کا بیان فرمایا ہے پھر یہ کہنا کہ ارواح کے علم سے قرآن خالی ہے محض تعصب ہے۔

(۴) **محسوسات** مین اعلی و اشرف حضرات انبیاء ہیں علیہم السلام کیونکر وہ اپنی قوت ملکیہ کے لحاظ سے فرشتون سے کم نہیں اور اسی سبب سے اُنپر عالم روحانی کے علوم و حقائق منکشف ہوتے ہیں اور جسمانی لحاظ سے وہ انسان کامل ہیں اول تو انسان ہی عالم صغیر ہے خدا کے جمال کا آئینہ ہے اسکی خوبی کو سماوات اور ستارے کہان پہونچ سکتے ہیں - اس کا ادراک اور اسکا

وہ دل دردمند جو سوز و گداز آلہی کا خزانہ ہے جس نے امانت آلہی سر پر اوٹھالی جسکو آسمان و زمین اور بڑے مستحکم پہاڑ نہ اوٹھا سکے انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا وحملہا الانسان پہر انہین حضرات انبیار جو انسانیت کے فرد کامل بدرجہا اوولے افضل ہیں۔

اس لئے انبیار علیہم السلام کا حال ذکر کیا اور نبوت کے مرتبہ کی حقیقت بیان فرمائی۔ اور جو کچھ کم فہمون کے نبوت پر شبہات تھے اُنکو دفع کیا اور انبیار کے خصائص اور اِن کے فرائض منصبی بھی واضح کر دیئے۔ اور اِن سے مخالف جس قدر برکات سے محروم رہے اور انپر بلائین نازل ہوئین انکو بھی پہلی امتون کے واقعات مین جو محض نظیر کے طور پر ذکر کئے گئے آشکارا کر دیا۔ اور یہ اس لئے کہ نبی آدم اور خدا میں یہی واسطہ ہوتے ہیں اِسکے احکام پہونچنے کا یہی گروہ ذریعہ ہے۔ اِس بیان میں بھی بہت کچھ قرآن کا حصہ ہے ملاحظہ ہو بحث نبوت۔

(۵) انبیار علیہم السلام بھی بشر ہوتے ہین وہ اپنے فرائض منصبی ادا کر کے عالم جاودانی مین چلے جاتے ہیں پھر اِن کے علوم و ہدایات کا متکفل کامل[له] اِن کی وہ الہامی کتاب ہی باقی رہجاتی ہے جسپر ایمان لانا اِن انبیار اور اِن کے الہامی امور پر ایمان لانا اور نبی کے برکات سے مستفید ہوتے رہنا ہے۔ اِس لئے کتب انبیار اور اِن کے صحیفون کا بھی قرآن میں بہت کچھ ذکر ہے اور متعدد سورتوں میں ہے ایک جگہ ہے ولقد اٰتینا موسی الکتٰب۔ ایک جگہ ہے و اٰتینا داود زبورا۔ حضرت عیسے کی نسبت ہے واٰتینٰہُ الانجیل۔ ایک جگہ ہی ان ھذا لفی الصحف الاولی صحف ابراھیم و موسیٰ۔

جس نے حضرات انبیار کی کتابون پر یقین کر لیا اُس نے خدا کے تمام

[له] اس میں اِس طرف اشارہ ہی کہ اِنکے اصحاب اُنکا خاندان بھی متکفل اور اِسکے علوم کا خزانہ ہوتے ہین مگر نہ اِتقدر کہ جسقدر کتاب ہوتی ہی اِسی لئے آنحضرت نے فرمایا کہ مین تم مین دو بھاری اور بڑی چیزین چھوڑے جاتا ہون الکتاب اور اپنا خاندان ۱۲ منہ

منزل علوم پر یقین کر لیا ہے - یہ پانچ علوم ام العلوم ہین - جسکو یہ حاصل ہو گئے
اسکی قوت نظریہ ایک حد تک کامل ہو گئی شرع مین ان کے اعتقاد کو ایمان کہتے
ہین - اسلام مین انپر یقین کرنا ازبس ضروری ہے - قرآن میں انپر ایمان لانے
کی بڑی تاکید ہے -

(۶) جملہ محسوسات علویات آسمان ستارے چاند اور سورج اور عناصر اور سفلیات
زمین حیوانات نباتات جمادات ہین - قرآن نے انکی آفرینش اور بقار کا نقشہ
سامنے رکھدیا ہے اور بتادیا ہے کہ یہ جملہ اشیار اوسی قادر مطلق کی بنائی ہوئی ہین
وہی ان مین ہر روز اپنی قدرت و کمال کے نمونے دکھاتا ہے خود انکی پیدائش
ان کے حالات کا تغیر اور ان مین جو کچھ اسنے باریکیان رکھی ہین وہ بتا رہی ہیں
کہ وہ ایک دانا دور اندیش باعلم و حکمت قادر کاریگر کا کام ہے یعنے خدا کا نہ مادہ
اور طبیعت مین یہ ادراک ہے نہ علم و شعور ہے نہ یہ چیزین خود بخود بن سکتی ہیں
مخلوق مین سے ہر ہر شے اس کے آیات قدرت کا دفتر ہے ان سب کو
دلائل آفاق کہتے ہین پھر ان مین خود حضرت انسان اور اسکی بناوٹ
اور اس کے قویٰ اسکے علم و ادراک اور اس کا جزر و مد اس کے دل کی جو ایک
دریاء بیکنار ہے موجین اسکی فنا اور اس کا میدان شہود مین یہ سفر اس کی
ترقی و انحطاط یہ سب بے انتہا دلائل ہین جو اسکی قدرت و کمال پر دال ہیں
انکو دلائل انفس کہتے ہیں -

قرآن میں جا بجا اس بات کو بڑے دلکش انداز سے بیان فرمایا ہے - صدر
کتاب مین نمونہ کے آیات پیش کر چکا ہون - قرآن کا ایک بڑا حصہ اسی بیان مین
ہے باقی ان اشیار کا اس طور سے علم کہ ہوا اور پانی مین کیا ثقل ہے نباتات
مین کیا کیا تاثیرات ہین ستارون کی چال کس طرف سے کس طرف ہے یہ

حکماء کے علوم ہین۔ الہامی کتابین اور حضرات انبیاء انکے بتانے کو نہین بھیجے جاتے
ان کے لئے انسان عقول اور انکا تجربہ کافی ہے۔ دوسری **قوت عملیہ** ہے اسکے
لئے کارآمد اور ضروری تین علم ہین۔ کیونکہ اگر شخص واحد کی اصلاح و فلاح کا علم ہے
تو اس کو **تہذیب النفس** کہتے ہیں۔ پھر اس علم کی بہت سی شاخین ہیں۔ طہارت
بدن ولباس ماکل ومشارب۔ کیون فلان نجاستون پر غسل کرنا چاہیئے۔ اور اس
موقع پر صرف وضو کافی ہے۔ نجاست بدن اور کپڑے پر لگے تو اوس کو
دہوڈالنا چاہیئے استنجا کرنا چاہیئے۔ مکانون کو نجاست ظاہری و باطنی سے پاک
رکھنا چاہیئے۔ اس کو علم الطہارت کہتے ہین۔ یہ اس لئے ضرور ہے کہ نجاست
بدن کا اثر روح تک بھی پہونچتا ہے اس علم کو قرآن نے خوب مشرح بیان فرمایا
ہے۔ اور پھر پیغمبر علیہ السلام نے قولاً و فعلاً۔ اور بھی توضیح کردی ہے۔ جنابت
کی بابت فرمایا ہے وان کنتم جنبا فاطہروا کہ اگر جنابت ہو تو نہاؤ۔ اور سر اسکا
یہ ہے کہ ایسی حالت مین تمام بدن میں ایک تغیر پیدا ہوتا ہے خود انسان کو
اپنے بدن اور پسینے مین ایک طرح کی بو معلوم ہونے لگتی ہے۔ حرارت غریزیہ
کا ہیجان ہوتا ہے بعد میں نہانا حرارت غریزیہ کے تحفظ کا باعث ہے۔
عورتوں کو جب معمولی ایام ہون تو اون سے صحبت کی ممانعت فرمادی
ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض اس مین جو یہود کا مبالغہ تھا کہ اسکے ہاتھ کی
چھوئی بھی کوئی چیز نہین کھاتے تھے اس کا کھانا پانی جدا کردیتے تھے اس
افراط کو رد کردیا۔ عیسائیون مین کچھ بھی پروا نکرتے تھے اس تفریط کو بھی دور
کردیا۔ انسان جب پاخانہ پیشاب سے پاک ہو تو پانی یا ڈہیلون سے
صفائی کرے۔ اسکی ترغیب اس آیت میں لا دی فیہ رجال یحبون ان یطہروا
واللہ یحب المطہرین کہ اس مسجد قبا مین وہ لوگ رہا کرتے ہین جو ستھرائی

اور پاکیزگی والون کو پسند کرتا ہے۔ نماز پڑھنے کے وقت وضو کا حکم دیا۔
اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین۔ کپڑے پاک رکھنے کی بابت حکم دیا وثیابک فطہر معنوی نجاست بت وغیرہ الدباطلہ اور تصاویر ہین جنکو عرب اور دیگر اقوام خدا بناکر پوجتے تھے
انسے بھی مکانوں کو پاک رکھنے کا حکم دیا۔ والرجز فاہجر واجتنبوا الرجس من الاوثان کہ پلیدی سے دور رہ اور بت جو ناپاکی ہے اِنسے دور رہ۔ طہارت اخلاق یعنے جو چیزیں اخلاق کو ناپاک کرتی ہیں اور ان سے روح پر تاریکی پیدا ہوتی ہے جنکو شرع میں **شرک ومعاصی** کہتے ہین اِنسے پاکیزگی حاصل کرنے کا جابجا قرآن میں حکم دیا ہے۔ شرک کیا ہے۔ خدا کی ذات اور صفات عبادت وتعمیل احکام میں کسی دوسرے کو ملانا خواہ وہ کوئی نبی ہو فرشتہ ہو ولی چاند اور سورج اور عناصر یا کوئی دیوتا ہو۔ ایسے کام کرنے والون کو بھی قرآن نے ناپاک بتایا ہے۔ یہ روحانی ناپاکی ہے انما المشرکون نجس کہ شرک کرنے والے ناپاک ہیں۔ معاصی یا نفسانی بیجا خواہشین ہیں۔ یا طمع بیجا ہے یا غیر کی حق تلفی تینون قسمون کو سخت ممنوع اور حرام کردیا۔ قسم اول زنا۔ لواطت اور انکے دواعی یعنے جملہ وہ باتین جو نفس کو ہیجان میں لائیں اور زنا مین مبتلا کردین فحش تصاویر فحش قصے اور اشعار۔ نامحرم عورتون کے ساتھ اختلاط راگ و رنگ رقص وسرود ان سب کو قرآن نے لہو الحدیث فرمادیا ہے اور پیغمبر علیہ السلام نے بہت کچھ تشریح کردی ہے۔ قسم دوم و سوم چوری قتل ڈکیتی رہزنی بنی نوع کو وقت ضرورت پر قرض دیکر انسے سود لینا۔ جعلسازی۔ جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا۔ رشوت لینا دینا۔ انصاف میں جانب داری کرنا ناجائز حیلوں سے غیرون کا مال اوڑا لینا۔ مان باپ کی نافرمانی۔ غیبت کرنا گالی دینا ہر قسم کا

ظلم عام ہے کہ بنی نوع پر ہو یا حیوانات پر ہو - اِن امور کے لئے قرآن میں بہت کچھ
بیان ہے از انجملہ یہ آیت ہے الذین یجتنبون کبٰر الاثم والفواحش الا اللمم - از انجملہ
یہ ہے واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین - عدل کیا کرو کس لئے کہ اللہ انصاف کرنے
والون سے محبت رکھتا ہے از انجملہ یہ ہے یا ایہا الذین لا یسخر قوم من قوم عسیٰ
ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من نساء عسیٰ ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا
بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولٰئک ہم الظالمون ٥ یا
ایہا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم
بعضا الآیہ الحجرات - حٰم - کہ اے ایمان داروں تم میں سے کوئی قوم دوسری
قوم کو اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کو ٹھٹھوں میں اوڑائے شاید وہ لوگ
کہ جنسے تمسخر کیا جاتا ہے انسے بہتر ہوں اور نہ کوئی دوسرے پر طعنہ کیا کرے اور نہ
کسی کے چڑ کے نام مقرر کیا کرو ایمان کے بعد بدکاری کے نام بہت بُرے
ہیں اور جو باز نہ آئیں تو وہی ظلم کرنے والے ہیں - اے ایماندارون بدگمانی
سے بچا کرو کس لئے کہ بعض بدگمانی گناہ ہے اور عیب جوئی نہ کیا کرو اور نہ
غائبانہ بدگوئی کیا کرو۔

تہذیب اخلاق اور حسن معاشرت کے لئے یہ آیات اصل الاصول ہین
اکثر باہمی فسادون کی یہی باتین جڑ ہیں جنسے منع فرمایا ہے از انجملہ یہ ہے ولا تقربوا
الزنا کہ زنا کے پاس بھی نہ جانا کیونکہ یہ فحش کام اور برا رستہ ہے - از انجملہ یہ ہی
ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل - کہ آپس مین ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔
اِس میں دغابازی چوری غصب خیانت - رشوت - سب شامل ہیں اور
ہر ایک کی جداگانہ بھی ممانعت آئی ہے - جھوٹ بولنے پر لعنت آئی ہی لعنۃ
اللہ علی الکاذبین -

الغرض ہر قسم کی بدکاری اور گناہ کی نجاست سے پاک رہنے کی جا بجا تاکید ہے پیغمبر علیہ السلام نے اس کا ہر ظاہر فرمایا ہے کہ جب انسان کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر توبہ و استغفار کر لیا تو مٹ جاتا ہے ورنہ پھیلتے پھیلتے تمام دل کو گھیر لیتا ہے۔

یعنے ملکیت پر ظلمت طاری ہو جاتی ہے اور یہی ظلمت نور حق تک پہونچنے میں حجاب ہو جاتی ہے اور یہی آگ زنجیر طوق وغیرہ اشکال مناسبہ میں مرنے کے بعد متشکل ہو کر تکلیف و عذاب پہونچاتی ہے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کا یہ پہلا کام ہے کہ انسان کو اس آفت سے بچائیں +

ف انسان کے قوئی بہیمہ کا حد اعتدال سے تجاوز کرنا گناہ ہے۔ اور اس کی تین قسمین ہین قوت شہوانیہ کا تجاوز جماع اور کھانے پینے مکان و لباس مین منحصر ہے اور ان کے دواعی و اسباب بھی اس میں داخل ہیں۔ پھر اس کی بہت شاخین ہیں۔ اپنی بیوی اور لونڈی شرعی کے سوا[1] وہ بھی ممنوع ہے ایام میں نہو اور سے قضاء شہوت خواہ بہائم سے ہو خواہ اپنے ہی ہاتھ سے ہو یا انسانون مین مرد سے ہو یا عورتوں سے ہو سب میں تجاوز حد ہے۔ قرآن نے اس جملہ مین الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم مین بیوی اور لونڈی کے سوا سب کو ممنوع فرما دیا۔ اس میں لواطت اجارہ وطی[2] نیوگ وغیرہ سب آگیا۔ کھانے پینے میں تجاوز بیگانی چیز بلا اجازت و بلا حق کھانا پینا۔ یا ان چیزون کو کھانا پینا جن مین نجاست یا مضرت ہو۔ نجاست عام ہے۔ باطنی ہو یا ظاہری باطنی جیسا کہ غیر اللہ بتون وغیرہ کے نام کا ذبیحہ یا چڑھاوا اسکی نسبت قرآن نے فرما دیا وما اہل لغیر اللہ بہ کہ جس پر اللہ کے سوا اور کا نام تقرب و تعبد کے طور سے لیا جاوے یا غیر مذبوح وغیرہ مری جانور کہ جسکو ذبح نہ کیا گیا ہو وہ خود بخود مر گیا ہو جیسن

[1] حیض و نفاس کی حالت مین بیوی لونڈی سے بھی ممنوع ہے

[2] اسمین چوری زنا رشوت لوٹ و مار کا مال سود کی کمائی اور ناجائز اشیا کی تجارت اجرت کی کمائی بھی شامل ہے منہ

نطیحہ متردیہ ماکول السباع بھی داخل ہین یا اس کو اللہ کے نام سے موحد نے ذبح نہ کیا ہو۔

نجاست ظاہری کی بھی دو قسم ہین ایک وہ کہ جو طبائع عامہ وخاصہ سب کے نزدیک محسوس ہو جیسا کہ پاخانہ پیشاب وغیرہ دوسری وہ کہ جسکو طبائع سلیمہ ہی مکروہ جانتی ہیں اور انکا اثر اخلاق و عادات پر برا محسوس کرتے ہین جیسا کہ سور اور درندے شیر بھیڑیا کتا وغیرہ یا حشرات الارض سانپ بچھو وغیرہ یا شکاری پرند چیل کوا باز بحری وغیرہ ان کے گوشت سے انسانی اخلاق پر بلکہ ملکیت پر برا اثر پیدا ہوتا ہے جسکا احساس اُس علیم وخبیر نے اپنے نبی کو کرا دیا مضر اشیا کی بھی دو قسم ہیں ایک وہ کہ جن کا اثر صرف اخلاق پر پڑتا ہے جیسا کہ شراب و جملہ مسکرات یہ چیزین ابتدا مین تو قوی شہوانیہ کو ہیجان میں لاتی ہین۔ انسان اسوقت بہائم سیرت ہو جاتا ہے کوئی تمیز باقی نہین رہتی۔ لیکن آخر کار جسمانی مضرتین بھی پیدا ہو جاتی ہین جسکا عقلا مشاہدہ کر رہے ہین دوئم وہ کہ انکی مضرت زیادہ تر صحت جسمانی پر پہونچتی ہے جیسا کہ سمیات ان سب کا فیصلہ قرآن کے ایک اس جملہ نے کر دیا۔ یحل لھم الطیبٰت ویحرم علیھم الخبائث کہ رسول لوگون کے لئے پاک چیزون کو حلال اور ناپاک چیزون کو حرام کرتا ہے۔ اشیاء کی حلت وحرمت ان کے ذاتی خصائص سے دور کر کے اشخاص کی پاکی اور ناپاکی طبائع پر محمول کر دینا اور یہ کہدینا کہ پاکون کو سب چیزین پاک اور ناپاکون کو سب چیزین ناپاک ہین۔ اصلی معاملہ کو منقلب کر دینا ہے۔

لباس و مکان مین شہوانی قوت کا تجاوز یہ ہے کہ ناپاک اور ناجائز کمائی کا لباس و مکان اختیار کیا جاوے یا جائز کمائی سے وہ لباس اختیار کرے جو شان کے خلاف ہو مثلاً مرد عورتون کا لباس پہنے اور انکی خصوصیات کو اختیار کرے اسمین ریشمی

لباس اور جملہ زیورات اور زنانہ بناؤ سنگار آگیا یا عورت مردانہ لباس پہنے اور جن اعضا کا اظہار مردون کے لئے معیوب نہین انکو ظاہر کرے۔ یا مرد اپنے لباس اور زری مین متکبروں یا لچے شہدوں کی پیروی کرے با اقبال اور شائستہ قومون کو لباس اور زری میں تکبر اور ابتر پنا یا لچا پنا اختیار کرنا۔ مرضی عالم بالا کے خلاف ہے اور نیز رفتہ رفتہ اسکا اخلاق وعادات پر بھی اثر پڑتا ہے۔ یا بیحیائی کا لباس پہنے کہ جن چیزون کو عوام وخواص چھپاتے ہین یہ انکو برہنہ کرے یا ایسا مہین کپڑا پہنے جس سے وہ ظاہر ہوجاتے ہون۔ یا مسلمان کہلاکر دوسری قومون کے مخصوص لباس اور مخصوص زی کو اختیار کرے جس سے قومی اختصاص بلکہ قوام قومیت میں فرق آئے جسکے آگے چلکر برے برے نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس باب مین حضرت پیغمبر علیہ السلام۔ اور صحابہ کرام نے بہت کچھ ہدایات فرمائی ہیں۔

ہمارا عبرتناک فوٹو

اے فلک کجتنگ تری یہ گردش لیل ونہار
یہ روش یہ چال یہ رفتار یہ تیر اشعار

ای ستم ایجاد اے بیداد گر بے اعتبار
یہ ستم یہ جور یہ ہمپر جفائے روزگار

اک زمانہ ہوگیا پامال غم ہوتے ہوئے
جان ومال وآبرو ودنیا ودین کھوتے ہوئے

اب وہ پہلا ساز وہ سامان وہ گھر باقی نہین
مٹگیا سب زور اپنا اور زر باقی نہین

اب وہ نقشہ اور وہ دیوار ودر باقی نہین
اب وہ دھن دولت وہ اپنا کروفر باقی نہین

گرگیا سارا مکان سب کچھ خرابی ہوچکی
اوس پہ یہ غفلت یہ غیرت کامیابی ہوچکی

کرچکے افسوس ہم جو کچھ کہ کرنا تھا ہمین
یعنے اِس اپنے کیے کو آپ بھرنا تھا ہمین
بوجھ اعمالونکا اپنے چھوڑ مرنا تھا ہمین
اس طرح بے آبروئی سے گذرنا تھا ہمین
موڑ بیٹھے مونہہ کو ہم گرا آبرو کیساتھ سے
دین کی غیرت بھی کھو بیٹھے ہم اپنے ہاتھ سے

اپ ہمت کی عنان کیا سوئے پستی چھوڑدی
جسطرف ہر آن تھی رحمت پرستی چھوڑدی
خود پرستی پر جھکے ہم حق پرستی چھوڑدی
نام حق پایا جہان ہمنے وہ بستی چھوڑدی
ہے ادب باقی نہ ہم مین کچھ رسول اللہ کا
مٹگیا دلسے ہمارے ہائ خوف اللہ کا

اٹھ گئی افسوس اب تعظیم قرآن مجید
شوق ہی انعام حق کا اور نہ کچھ خوف وعید
جانتے ہیں ہم عبث تعلیم فرقان حمید
ہی ہوا خواہی ہوس کی الامان ہل من مزید
رہ گیا اسلام بس یہ اور یہ ایمان ہے
حیف ہی صد حیف کیا اسلام کی یہ شان ہے

حلت وحرمت کا دلسے اٹھ گیا سب امتیاز
جانتے ہی ہم نہین کیا چیز ہے روزہ نماز
ہر طرف پھیلا ہوا ہے اپکا دامان آز
کیا اسی اسلام پر ایمان پر ہے ہمکو ناز
مٹ گیا دلسے ہماری دین حق کا سب اثر
ہین فقط اتنے مسلمان کھاتے ہین لحم البقر

ہی نہیں پروا ذرا بھی ہمکو اِن افعال پر
جو گزرنی تھی وہ گذرے شکر ہے اِس حال پر
کچھ نہین افسوس ہمکو اپنی جان ومال پر
اگر نظر ڈالین ذرا بھی اپنے استقبال پر
جو کہ گذرے آجکل قصہ کہانی ہے ہمین
دیکھنا ہے آج کل کیا پیش آنی ہے ہمین

زیست کتنی ہی خیال و وہم ہی یا کوئی خواب
کیا بھروسہ اسپہ دنیا آب ہی یا اک سراب

اے عزیز و جان تو ہی زندگی مثل حباب | سامنے حق کے ذرا سوچو تو کیا دو گے جواب

کیا کیا ہمنے جہاں مین دین کی خاطر بھلا
دشمنان حق کے ہاتھوں دیدیا یوں برملا

کوئی ہم پر سامنے کھینچے ہوئے شمشیر ہے | گھات مین کوئی لئے بیٹھا کمان و تیر ہے
مٹنے کی دین حق کی ہر طرف تدبیر ہے | روئین کس کس بات کو کس پیچ مین تقدیر ہے

آبنی اب دین پر ایمان پر اسلام پر
آبرو پر عزت و توقیر ننگ و نام پر

صبح گذری ڈہل گیا دن ہو گئی آخر کو شام | پر نہ اٹھنا تھا نہ اٹھے خواب سے تم لا کلام
ہی نہ کچھ دین کی حمیت اور نہ کچھ ہمت کا نام | کر دیا غفلت مین تمنے کام اپنا خود تمام

کام لو غیرت سی اور ہمت سے اوٹھو کام لو
چھوڑ دو غفلت اوٹھو یارو خدا کا نام لو

گر نہیں معلوم ہمکو کام کرنے کے طریق | متفق ہو کر عزیز و کر گزرنے کے طریق
سیکھ لو غیروں سے تم جا کر سنورنیکے طریق | آبرو پر نام پر مٹنے کے مرنے کے طریق

ہو شریک اس انجمن میں یوں رہو مت بیخبر
باندھ لو کسکر کمر امداد پر امداد پر

کام ہی اس انجمن کا ہر جگہ تبلیغ دین | پھرتے ہیں اسکے لئے ارکان و واعظ ہر کہیں
جو معین اسکا ہو دل سے ہو وہ حق اسکا معین | ہی اعانت اسکی گویا خدمت دین متین

دام سے ہو یا درم سے ہو قلم یا گام سے
فرض ہی اسکی مدد ای جان جو ہی اسلام سے

ہدایت کا پہلا وعظ

تنبیہ (طالبان ہدایت کو چاہیئے کہ جو صاحب خود وعظ کہنا نہین چاہتے ہین اور اُردو پڑھے لکھے ہین وہ ایسے اشخاص کے سامنے جو نماز کے عادی نہیں ہین ہدایت کے اِس وعظ کو مسجدون میں منبر و پنبر گھروں ہیں جلسون میں عورتون میں مردونین بچونین جمعہ کے روز فرصت کے وقت جب مناسب جانین پڑھا کرین اور لوگون کو سنا کر نصیحت کیا کرین اور توجہ دلایا کرین تا کہ ناواقف اشخاص متنبہ ہوکر سچے دلسے اپنے معبود حقیقی خداوند تعالی کے سامنے جھکتے رہیں اور اُسکی رضامندی سے صلاح و فلاح دارین اونکو حاصل ہوتی رہے۔)

وہوہذا

جب کسی چیز پر کوئی رنگ و روغن اور نقش و نگار کرنا ہوتا ہے تو اول اُسکو صاف کیا جاتا ہے اور آلائش سے پاک کیا جاتا ہے مانجھا جاتا ہے۔ منجھتے ہی اِس کے اصلی جوہر نمودار ہونے لگتے ہین اِسی طرح اول روح کو نجاست و آلائش ظاہری و باطنی سے پاک کرنا مقدم ہے تب اسپر کوئی رنگ چڑھتا ہے۔ اِس سے اصل مقصود خدا کے ساتھ قرب کا حاصل ہونا ہی کیونکہ اب روح کے جوہر نمودار ہوگئے آئینہ صاف ہوگیا اب اسمین انوار آلہی جلوہ گر ہو سکتے ہین اِس لئے اول عبادت جس سے انوار حق جلوہ گر ہون ۔ نماز ہے۔

روز محشر کہ جان گداز بود + +
اولین پرسش نماز بود +

گرچہ ہر نبی نے نماز کی تعلیم فرمائی ہے۔ مگر قرآن نے اسکی تکمیل
کر دی ہے طہارت ظاہری کے بعد ایسی عبادت تعلیم کی جسمین جسم
اور اعضائے جسمانی اور روح دونون شریک ہین۔ سب سے اول کعبہ کے
رُخ کھڑا ہو جسمین سید الموحدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معبد کی طرف
متوجہ ہونا پایا جائے گویا ملت ابراہیمی کا انقیاد کر لیا ورنہ کعبہ کو سجدہ نہین
نہ کعبہ معبود ہے اور جس نے ایسا سمجھ کر کعبہ پرستی کا الزام لگایا ہے یہ اسکی
نافہمی ہے۔ پھر دونون ہاتھ اوٹھا کر اللہ اکبر کہے جسمین اشارہ ہے کہ اپنے
اسوقت دونون جہان سے ہاتھ اُٹھایا اور خاص خدا تعالے کے سامنے
اسکی کبریائی یاد کر کے مودب کھڑا ہوا ہاتھ باندھکر پھر اسکے حضور مین حاضر
ہوتے ہی سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالے جدک ولا الہ غیرک
کہا جسکے یہ معنے ہیں کہ اے خدا تو سب عیبون سے پاک ہے اور تیری ستائش
اور تعریف کے ساتھ تقدیس کرتا ہون تیرا نام بابرکت ہے اور تیری عزت
ومرتبہ بلند تر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں اسکے بعد اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم کہے کہ مین شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہون جسمین
اشارہ ہے کہ خصائص بہیمیت اور خطرات ماسوی اللہ اس تقرب کے وقت
نہ آنے پائین۔ اسکے بعد سورہ فاتحہ پڑھے۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمن
الرحیم۔ مالک یوم الدین۔ سب قسم کی ستائش خاص اللہ کے لئے ہے جو
جملہ جہانون کا پرورش کرنے والا ہے عالم ناسوت سے لیکر عالم ملکوت
تک اور پھر ان دونون مین جس قدر عالم ہین عالم اجسام عالم نباتات جمادات
عالم عناصر عالم علویات کواکب افلاک عالم روحانیات ملائکہ وغیرہ سب
اسکی مخلوق اور اسکے فضل وکرم سے پرورد ہے ہین کوئی بھی خالق اور

مالک نہین تمام موجودات اِسکے آگے محتاج اور دست نگر ہین وہ بہت مہربان نہایت رحم والا ہے - اِس نے اپنے رحم وفضل سے سب کو پیدا کیا ہے اور ہر ایک کو اِسکے مناسب سامان دیا ہے کسی کا کوئی حق او سپر نہیں اور نیز اِسکے دربار مین رحم وعنایت ہی کا ذکر جو باعث محبت ہے مناسب ہے اسی کرم اور رحم پر وہ روزِ جزا کا بھی مالک ہے - ایاک نعبد وایاک نستعین ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین نہ کسی اور کی اور تجھ ہی سے ہر کام مین مدد مانگتے ہین نہ کسی اور سے اکیونکہ تیرے سوا جو کوئی ہو وہ تیرا بندہ اور مملوک ور محتاج ہے - یہ بندہ کی طرف سے عبادت واستعانت اوسی سے کرنے کی بابت اقرار نامہ ہی - اہدنا الصراط المستقیم - ہم کو ہر امر مین سیدہی راہ دکھا - ایسے مقام تقرب مین صراط مستقیم سے زیادہ اور کیا چیز عمدہ ہی جسکا سوال کیا جائے - جب دینی اور دنیاوی امور مین بندہ کو صراط مستقیم عنایت ہو گیا تو دنیا وآخرت کے مقاصد کو پہونچ گیا - صراط الذین انعمت علیہم ان لوگون کی راہ کہ جنپر تیرا انعام وفضل ہوا - اسمین اشارہ ہے کہ خدا کا انعام وفضل انہین پر ہوا ہے کہ جو صراط مستقیم پر چلتے تھے مقاصد ومطالب کی سیدہی راہ پر چلنا حصول مقاصد کا سبب ہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ اُن لوگون کی راہ پر چلا کہ جنپر صراط مستقیم چھوڑنے کے سبب تیرا غصہ ہوا اور وہ گمراہ ہو گئے - باقی آیندہ

معذرت :- نہایت افسوس ہی کہ الہدایت کیلئے جس حسن وخوبی کیساتھ نکلنے کا اہتمام کیا گیا تھا اوسمین بعض عوارض سی ناکامی رہی - کاتب پریسمین وغیرہ جملہ اہلکار بیمار تھے ایسی حالتمین جو کچھ علل اسمین عارض ہونا لازمی تھے وہ ہوئے - مقام مجبوری ہی - لہذا بہی خواہان الہدایت کیخدمت مین عرض ہی کہ وہ دعاءِ خیر فرماوین - انشاء اللہ تندرستی کیحالتمین یہ رسالہ آیندہ ماہ سی نہایت آب وتاب کے ساتھ شایع ہوگا - فقط

(ایڈیٹر)

فہرست مقامات اشاعت بذریعہ واعظین انجمن ہدایت الاسلام

بابتہ ماہ شعبان سنہ ۱۳۲۶ھ

نام ماہ و سنہ	نام حضرت واعظ صاحب	مقام اشاعت — موضع	پرگنہ	ڈاکخانہ	ضلع
شعبان سنہ ۱۳۲۶	مولوی محمد حسین صاحب	دہلی	.	.	.
"	مولوی مقیم الدین صاحب	مراد آباد	.	.	.
"	حافظ اللہ بخش صاحب	دہلی	.	.	.
"	مولوی محمد اسمعیل صاحب	رانہ	راؤ	راؤ	متھرا
"	"	ہاترس	.	.	"
"	"	مدد گڑھی	راؤ	راؤ	علی گڈھ
"	"	لالہ کا نگلہ	.	.	.
"	"	گوردھن	راؤ	راؤ	متھرا
"	"	اڑینگ	"	خاص	"
"	"	متھرا	.	.	.
"	"	مونڈا کھیڑا		خاص	بلند شہر
"	"	کوسینہ	.	بلند شہر	"
"	"	حاتم آباد	.	"	"
"	"	بھیر کھیڑا	.	"	"
"	مولوی محمد تاج الدین صاحب	باغ کلالی	.	پہاڑ گنج	دہلی

نام ماہ و سنہ	نام حضرت واعظ صاحب	مقام اشاعت: موضع	پرگنہ	ڈاکخانہ	ضلع
شعبان سنہ ۱۳۲۶	مولوی تاج الدین صاحب	تالکٹورا	.	پہاڑگنج	دہلی
〃	〃	مادہوگنج	.	〃	〃
〃	〃	رکابگنج	.	.	.
〃	〃	پچکیان	.	.	.
〃	〃	نرہولہ	.	پہاڑگنج	دہلی
〃	〃	باڑاکہنہ	.	〃	〃
〃	〃	بازار راجہ	.	.	علاقہ جیپور
〃	〃	پہاڑگنج	.	خاص	دہلی
〃	〃	رسینہ		پہاڑگنج	〃
〃	مولوی ابو السراج نظام الدین صاحب	مین پوری	.	خاص	خاص
〃	مولوی ولایت علی شاہ صاحب	فیروزآباد	.	〃	آگرہ
〃	مولوی عبد الغنی صاحب	دہلی	.	.	.
〃	مولوی محمد اشفاق صاحب	سلونی	مارہرہ	مارہرہ	ایٹہ
〃	〃	تمتر پور	.	سوردن	〃
〃	مولوی محمد حسین صاحب	دہلی	.	.	.
〃	مولوی شیخ احمد صاحب	〃	.	.	.
〃	مولوی محمد اشفاق صاحب	تلوک پور	مارہرہ	مارہرہ	ایٹہ
〃	مولوی تاج الدین صاحب	نونی	شاہدرا	شاہدرا	میرٹھ

اسمار گرامی چندہ دہندگان معہ رقم چندہ بابت ماہ شعبان سنہ ۱۳۲۶ ہجری

نمبر شمار	نام چندہ دہندگان	روپیہ
۱	سلطان مرزا صاحب مین پوری	۸/
۲	مظہر الحق صاحب ״	عہ/
۳	فخر الدین صاحب سوداگر ״	عہ/
۴	سید محمد یوسف صاحب بھونر ضلع مین پوری	عہ/
۵	اکرام الحق صاحب صدیقی سہارنپور	عہ/
۶	دلاور خانصاحب و منصف خانصاحب ملہور	۱۰/عہ
۷	وزیر خانصاحب ملہور	عہ/
۸	سید حسن رضا صاحب وکیل ملہور	عہ/
۹	وزیر خانصاحب معرفت مولوی شفیع اللہ صاحب واعظ	۴/سے
۱۰	میر تقی حسن صاحب ملہور	عہ/
۱۱	بدھو و مرنو صاحبان ملہور	۴/
۱۲	محمد اسمعیل صاحب سوداگر مرادآباد	عا
۱۳	حمید اللہ صاحب مرادآباد	سے/
۱۴	شیخ محمد نور صاحب مرادآباد	عہ/
۱۵	محمد عزیز الدین صاحب مرادآباد	۱۴/سے
۱۶	منشی محمد جان صاحب مرادآباد	عہ/

نمبر	نام	رقم
۱۷	محمد اسحاق خانصاحب رئیس منوبہ	عہ/
۱۸	مولوی احمد بخش صاحب مراد آباد	عہ/
۱۹	شیخ محفوظ حسن صاحب سوداگر مراد آباد	عہ
۲۰	شیخ مختار احمد صاحب سوداگر مراد آباد	۴/
۲۱	مولوی رفیع الدین صاحب مراد آباد	عہ
۲۲	محمد حسین صاحب مراد آباد	عا ۱۲/
۲۳	محمد عزیز صاحب مراد آباد	عا/
۲۴	مولانا حکیم فضل احمد صاحب مراد آباد	عہ/
۲۵	مسلمانان دفتر ڈپٹی کنٹولر آفس دہلی	سے ۱۳/
۲۶	نواب چھوٹے مرزا صاحب رئیس دہلی	دعہ
۲۷	عبد العلیم صاحب نارنول	عا
۲۸	دین محمد صاحب خزانچی نارنول	عا
۲۹	کریم بخش مستری نارنول	عہ/
۳۰	محمد امیر خانصاحب دہلی	سے/
۳۱	سید سلطان علی صاحب سانگانیر	عہ/
۳۲	مرزا محمد رضا بیگ صاحب چاکسو	عہ/
۳۳	قائم خانصاحب سانگانیر	عہ ۲/
۳۴	منشی محمود علی صاحب سانگانیر	عہ ۱۵/
۳۵	نظام الدین و بدر الدین صاحب	عہ/
۳۶	محمد فیض الحسن خانصاحب ناظر قصبہ بگڑ	لعہ
۳۷	شرف الدین آہنگر بگڑ	عہ/

نمبر	نام	رقم
۳۸	امیر الحسن خانصاحب ناظر بگڑ	صہ ر
۳۹	پیرجی محمد اشرف علی صاحب زہر شریف	عہ ر
۴۰	شیرا آہنگر بگڑ	عہ ر
۴۱	امی خانصاحب سوداگر جفت دہلی	عہ ر
۴۲	خیر الدین صاحب آہنگر بگڑ	عہ ر
۴۳	محمد امام علی خان صاحب بگڑ	عہ ر
۴۴	حافظ محمد نور اللہ خانصاحب بووانہ	صہ ر
۴۵	حاجی محمد اصالت خانصاحب چھٹی پہاڑی	عہ ر
۴۶	جمال منہار بگڑ	عہ ر
۴۷	وارث خان و محمد خانصاحب بھونسر	لعہ
۴۸	قمر الدین خان و اسمعیل خانصاحب بھونسر	للعہ
۴۹	حاجی فضل الرحمن صاحب سوداگر دہلی	صہ ر
۵۰	حاجی نور بخش و عبد الحکیم صاحب سوداگر جفت دہلی	عہ ر
۵۱	شیخ محمد ابراہیم صاحب ولد جیون بخش صاحب جفت فروش کلکتہ۔	سعہ
۵۲	سید محمد حسین صاحب زمیندار مراد آباد	عہ ر
۵۳	سجاد احمد خانصاحب رئیس مراد آباد	عہ ر
۵۴	شیخ شمس الدین و نہال الدین صاحب سوداگر مراد آباد	عہ ر
۵۵	منشی حافظ محمد وحید الدین صاحب مراد آباد	۸ ر
۵۶	ماسٹر اشفاق علی صاحب مراد آباد	۴ ر
۵۷	منشی محمد شاکر علی صاحب مختار مراد آباد	عہ ر

نمبر	نام
۵۸	گوہر بیگ صاحب مراد آباد
۵۹	مولوی امیر الحق صاحب مراد آباد
۶۰	محمد یعقوب صاحب وغیرہ مراد آباد
۶۱	میر فضل حسین صاحب بسمل اڈیٹر ضیاء الاسلام مراد آباد
۶۲	حافظ محمد مرتضے خان صاحب سوداگر تمباکو مراد آباد
۶۳	حاجی و تاج الدین صاحب سوداگر جفت مراد آباد
۶۴	مولوی محمد حشمت علی صاحب وکیل مراد آباد
۶۵	مسٹر محمد محمود حسین صاحب مراد آباد
۶۶	حاجی محمد یعقوب صاحب سوداگر مراد آباد
۶۷	منشی محمد انعام اللہ صاحب ناظر مراد آباد
۶۸	منشی سید محمد انتظام علی صاحب مختار مراد آباد
۶۹	حاجی محمد خلیل و عبد الخالق صاحب مراد آباد
۷۰	شیخ محمد علی الدین صاحب مراد آباد
۷۱	نواب محمد امین الدین صاحب رئیس مراد آباد
۷۲	منشی عبد الحکیم صاحب مختار مراد آباد
۷۳	شیخ محمد فیض بخش صاحب سوداگر مراد آباد
۷۴	حافظ عبد اللہ صاحب عرف منو سوداگر مراد آباد
۷۵	شیخ عبد اللہ صاحب سوداگر جفت میرٹھ
۷۶	حاجی نور بخش و عبد الحکیم صاحب سوداگر جفت دہلی
۷۷	منشی عبد الشکور صاحب دہلی
۷۸	نادر زبان صاحب دہلی
۷۹	محکم آہنگر بگڑ نمبر رسید ۹۵۲

۸/ ، ع ، ۹/ ، ع ، عہ/ ، ۴/ ، عہ/ ، عہ/ ، ع ، ۴/ ، عہ ، صہ/ ، عہ ، صہ/ ، عہ/ ، عہ/ ، عہ/ ، عہ/ ، عہ/ ، عا/ ، عا/ ، ۸/ ، عہ ، عہ

غلط نامہ

غلط: مضمون	صفحہ	سطر	صحیح: مضمون	صفحہ	سطر
یواڑوال	۲۶	۲	ریواڑول	۳۶	۲
مین پوری	۴۶	۷	کانپور	۴۶	۷
وزیر خانصاحب	"	۱۲	ڈاکٹر وزیر خانصاحب وغیرہ	"	۱۲
رفیع الدین	۴۷	۵	رفیع اللہ	۴۷	۵
۱۲/ سے	"	۹	۲/ سے	"	۹
نوراللہ خاں	۴۸	۷	نواز خان	۴۸	۷
عصر/	"	۱۳	عشاء/	"	۱۳
محمد ۲	"	۱۶	محمود	"	۱۶
عصر/	"	۱۸	عصر ۴/	"	۱۸
حاجی نور بخش و عبدالحکیم	۴۹	۱۹	یہ تینوں اسم سہواً	۴۹	۱۹
منشی عبدالشکور	"	۲۰	لکھے گئے ماہ رمضان	"	۲۰
نادر زماں	"	۲۱	کے ہیں۔	"	۲۱